www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عباد الرحمٰن

از نور عارف

www.novelsclubb.com

عباد الرحمٰن

از قلم

نور عارف

قسط نمبر 5

!!!!!!!!!!!!!!!!

باب نمبر 5

آج موسم بہت گرم تھا۔ سورج سوا نیزے پر تھا۔ گیٹ کھلا اور ایک سیاہ گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔

"مجھے کچھ کام ہے، میں شام تک آجاؤں گا۔" اوہان کی بات پر سر ہلاتی وہ گاڑی سے باہر نکلی تھی۔ آسمان پر نظر پڑتے ہی سورج کی تیز روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیائی تھیں۔

گاڑی کے گھر سے باہر نکلتے ہی وہ گیٹ بند کر کے گراج سے ہوتے ہوئے سست روئی سے ہال کمرے کی جاب بڑھ رہی تھی۔

"ڈاکٹر زرش آپ نے تو اس ادارے میں صرف دو سال گزار کر یہ گمان کر لیا کہ یہاں آپکو عزت ملے گی؟" اس نے قدم ہال کمرے کے پہلے زینے پر رکھا تھا۔

"آپ شرمندہ مت ہوئیں، بہت وقت پہلے میں نے ان باتوں کو دل پر لگانا چھوڑ دیا۔" اس نے دوسرا قدم اگلے زینے پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی باتیں کرتی ہیں آپ؟اب مستقیم نہیں مان رہا زرش سے رشتے کے لیے تو ہم زبردستی تو نہیں کر سکتے۔" وہ ہال کمرے میں داخل ہوئی تو سیدھی نظر مستقیم جبرائیل پر گئی۔

"زرش! مستقیم نے خود آنی سے بات کی ہے وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" وہ سر جھکائے آنی کے پاس بیٹھا منگرے توڑ رہا تھا۔

اس نے ایک نظر ہال کمرے میں موجود ہر شخص پر دوڑائی تھی۔

سب سے پہلی سامنے کچھ فاصلے پر بیٹھے شخص پر جو شاید کوئی قصہ سنا رہا تھا، کوئی تھرل سا قصہ، شاید اپنے کسی سالو کیے ہوئے پرانے کیس کا۔ دوسری نظر اس نے آنی پر ڈالی تھی جو عدم توجہی سے قصہ سنتے ہوئے اسے ٹھیک سے منگرے توڑنے کی ہدایت کر رہی تھیں۔ تیسری نظر ہانیہ پر جو بہت انہماک سے واکر میں بیٹھی اپنے چاچو کو سن رہی تھی۔ چوتھی نظر زریب پر جو لیپ ٹاپ کھولے شاید کام کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پانچویں مائرہ پر جو ابھی اپنے کمرے سے کان پر فون لگائے باہر آئی تھی، شاید ابو بکر بھائی کو گروسری کا سامان لکھوا رہی تھی جو اس نے واپسی پر لانا تھا۔

چھٹی نظر اسکی اپنے ہاتھ میں تھامے موبائل فون پر گئی تھی جس کی میسج ٹون بجی تھی۔

اس نے سکرین سامنے کر کے نام پڑھا 'آمنہ'.

زندگی ایک کہانی تھی۔

کیا کہانی کے ان سب کرداروں کا 'آج' ماضی جیسا تھا؟

کیا یہ کردار 'آج' اس مقام پر موجود ہیں جس کے خواب انہوں نے ماضی میں دیکھے تھے؟

www.novelsclubb.com

ان کرداروں میں سے کتنے ماضی کی، کی گئی غلطیوں سے سیکھنے پر یقین رکھتے تھے اور کتنے ماضی بھلا کر آگے بڑھ جانے پر؟

ان سب کرداروں کی آج کی پرسنیلٹی انکے ماضی کی کہانی ہے، کیا تھی انکی کہانی؟...............

○○

وہ کیلنڈر کے سامنے کھڑا ہاتھ میں سرخ مارکر تھامے گول دائرہ لگا رہا تھا۔

2015 کا اپریل سامنے تھا۔

"امی میرے ٹیسٹ کے دنوں میں ہی آپ نے مائرہ کی منگنی رکھ لی۔اسکی منگنی کے اگلے دن ہی میرا ٹیسٹ ہے۔" وہ صوفے پر بیٹھی شبانہ بیگم کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

"ہاں امی میرے پیپرز بھی نزدیک ہیں۔" صوفے پر ٹی-وی کے سامنے بیٹھی لیز کھاتی وہ تیزی سے بولی تھی۔

"ہاں تو اِدھر اُدھر وقت ضائع کرنے کی بجائے پڑھ لو نا۔" کپڑے تہہ لگاتی ہوئے انہوں نے مسئلہ ہی حل کر دیا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

گلابی شام سنگِ مرمر کی دیواروں کو ڈھانپتی جا رہی تھی۔ نیلے آسمان پر نارنجی لکیر تقریباً غائب ہونے کو تھی۔ نمازی رفتہ رفتہ صفوں پر اپنی اپنی جگہ سنبھال رہے تھے۔ اس کشادہ مسجد کا نا صرف ہال کمرہ بلکہ برآمدہ بھی نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پوری مسجد سفید برقی روشنیوں سے روشن تھی۔ سفید سنگِ مرمر کا ٹھنڈا فرش نمازیوں کو تمکنت کا احساس پہنچا رہا تھا۔ نورانی چہرے کے مالک امامِ مسجد محمد جبرائیل تکبیر تحریمہ کے بعد اللہ اکبر کہہ کر نمازِ مغرب کے فرض کی نیت باندھ چکے تھے۔ اتنے میں ایک خوشکل نوجوان سفید لباس میں ملبوس سر پر سفید رنگ کی ٹوپی پہنے دوڑتا ہوا آخری صف پر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا تھا۔ اسکا اکھڑا ہوا سانس اور سرخ چہرہ ضمانت دے رہا تھا کہ وہ کہیں دور سے بھاگتا آیا تھا۔

نماز اور دعا کے بعد کچھ نمازی ایک دوسرے سے باتوں میں لگ گئے اور کچھ گھروں کی جانب چل دیئے۔ جبکہ مستقیم جبرائیل کے قدم ہال کمرے کے جانب اٹھے

www.novelsclubb.com

تھے۔آہستہ آہستہ مسجد کا رش جھٹتا جا رہا تھا۔اسکی نظریں ہال کمرے میں کسی کی متلاشی تھیں۔اس نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں اور کچھ فاصلے پر ہی اسے محمد جبرائیل کسی کے ساتھ گرم جوشی سے مصافحہ کرتے نظر آئے۔

اس نے قدم انکی جانب بڑھا دیئے اور کچھ قدموں کے فاصلے پر ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

"نعیم صاحب! ان سے ملئیے، یہ ہے میرا چھوٹا بیٹا مستقیم جبرائیل۔" مستقیم کمر پر ہاتھ باندھے، نظریں دائیں جانب مسجد کی سفید دیوار پر نصب اوقاتِ نماز کی رہنمائی کے لیے خودکار نظام سے چلنے والی متعدد گھڑیوں پر جمائے کھڑا تھا، اپنے نام پر قدرے چونک کر انکی جانب متوجہ ہوا۔ نعیم صاحب اس کو دیکھ کر بھرپور انداز میں مسکرائے تھے۔ مستقیم کو دیکھ کر انکی آنکھیں چمکی تھیں بالکل ویسے جیسے کسی بچھڑے کے ملنے پر آنکھیں خوشی کی چمک سے روشن ہو جاتی ہیں۔ مستقیم کو انکی مسکراہٹ دیکھ کر سمجھ نہیں آیا کہ کیسا ردعمل دینا چاہیے لیکن اخلاقیات کو مد نظر

رکھتے ہوئے وہ فوراً سلام کے لیے انکی جانب بڑھا تھا جبکہ نعیم صاحب نے اسے خوش اسلوبی سے گلے لگایا تھا جو کہ مستقیم کے لیے تھوڑا حیران کن تھا۔وہ کئی دیر اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑے رہے۔

"ماشاءاللہ! بہت پیاراا ور فرمابردار بیٹا ہے آپکا۔میرا بیٹا بھی اسی عمر کا ہے۔"نعیم صاحب کے خوشدلی سے کہنے پر مستقیم کے چہرے پر شرمندہ سی مسکراہٹ ابھری تھی کیونکہ یہ بات وہ اور اسکے والد خوب جانتے تھے کہ وہ کتنا فرمابردار تھا۔

فرمابردار دکھنے والا ضدی بچہ!(خیر گھر کا سب سے چھوٹا فرد بچہ ہی ہوتا ہے۔)

جبکہ جبرائیل صاحب انکی تعریف پر کھل کر مسکرائے تھے۔

"تو مستقیم جناب کیا کرتے ہیں؟"انکے اتنے محبت اور عقیدت سے پوچھنے پر وہ مسکرایا تھا۔

"پڑھتا ہوں۔انشاءاللہ اس سال انجیرنگ میں ایڈمیشن لینے کا ارادہ ہے۔"

"ماشاءاللہ! میرا بیٹا بھی اسی سال انجیرنگ میں ایڈمیشن لے گا۔ آجکل کوئی ٹیسٹ ویسٹ کی تیاری میں لگا ہوا ہے۔" انکے مسکرا کر کہنے پر مستقیم مسکرا دیا۔

"بچے بڑے ہو گئے اور پتہ بھی نہیں چلا۔ ابو بکر گجرانوالہ ہوتا ہے، ایل-ایل-بی کر رہا ہے اور اسکے علاوہ وہیں مدرسے میں پڑھاتا ہے۔" جبرائیل صاحب انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بتا رہے تھے، تو وہ بھی بیٹھ گئے انکے انداز سے لگتا تھا جیسے وہ ابو بکر بھائی کو پہلے سے ہی جانتے ہوں۔

مستقیم کو اپنا وہاں کھڑا ہونا عجیب لگ رہا تھا تو اس نے جبرائیل صاحب سے اجازت لینی چاہی۔

"ابو جی! وہ میں بتانے آیا تھا کہ میں گھر جا رہا ہوں۔" اسکی اطلاع پر جبرائیل صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ خوب جانتے تھے کہ انکے فرمابردار سپوت صاحب انکو گھر واپسی کی اطلاع دینے آئے ہیں یا جتانے آئے ہیں کہ آج میں نے نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے۔ جبرائیل صاحب سے اجازت لینے کے بعد اسکے

www.novelsclubb.com

قدم باہر کی جانب اٹھے تھے۔ جبرائیل صاحب تو عشاء کے بعد ہی آئیں گے وہ جانتا تھا۔ مسجد سے نکلتے ہوئے اس کے چہرے پر سوچ کے بادل لہرا رہے تھے۔ اس نے اس شخص کو کہیں دیکھا تھا مگر کہاں؟ اسکے قدم گھر کی جانب تھے جب گھر سے تھوڑا فاصلے پر ہی اسے ثقلین مل گیا۔ جسے دیکھ کر وہ انتہا سے زیادہ بدمزہ ہوا تھا لیکن اسکے باوجود بھی وہ اس سے مسکرا کر ملا۔ ثقلین مانا کہ ناقابلِ برداشت تھا لیکن جو بھی تھا وہ مستقیم کے دوستوں کے حلقے میں شامل تھا اور مستقیم جبرائیل دشمن سے بھی مسکرا کر ملنا جانتا تھا، چاہے وہ مسکراہٹ زبردستی کی ہی کیوں نہ ہو وہ اپنے رویے سے کسی کا دل نہیں توڑتا تھا۔ یہ عادت اس نے جبرائیل صاحب سے ہی سیکھی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے کسی کو اپنی زبان اور رویئے سے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

"ہیلو! مستقبل کے امامِ مسجد مستقیم جبرائیل!" ثقلین اس کے قریب آ کر پرجوش انداز میں ہاتھ ملا کر بولا تھا۔ دیکھنے کو تو اسے 'مستقبل کا امامِ مسجد' کہنا ایک دعا تھی لیکن مستقیم اس چیز سے چڑتا تھا اور ثقلین نے بھی نیک نیتی سے نہیں بلکہ اسے چڑانے کی غرض سے ہی کہی تھی۔

"اسلام علیکم!" مستقیم نے اسکی بات کو نظرانداز کرنا ہی بہتر سمجھا۔

"وعلیکم السلام! اور سناؤ ایڈمشن کا کیا بنا؟ میرا تو اسلام آباد نسٹ یونیورسٹی میں ماس کمیونیکیشن میں ہو گیا ہے۔ فیس تو بہت ہے لیکن میرے ڈیڈ کا کہنا ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے کی ہر مانگ پوری کرنا انکا فرض ہے۔ چاہے فیس جتنی بھی ہو انکے بیٹے سے بڑھ کر تو نہیں ہے نا۔" ثقلین فخریہ انداز میں بولا تھا اور مستقیم نے صرف مسکرانے پر اکتفاء کیا۔

"نمبر تو تمہارے بھی اچھے خاصے ہیں لیکن تم اتنی فیس افورڈ نہیں کر سکتے نا! پھر کیا کرو گے تم؟" ثقلین بیچاری سی شکل بنا کر اسکی ہمدردی میں بولا تھا۔ جبکہ مستقیم کو اسکا لہجا صاف اسکا مزاق اڑاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بھی کہیں نا کہیں ایڈمیشن ہو ہی جائے گا۔ پاکستان میں گورنمنٹ یونیورسٹیز کم نہیں ہیں۔" مستقیم نے بول کر قدم گھر کی جانب بڑھا دیئے۔ اور ثقلین بھی

آگے جانے کی بجائے اسکے ہم قدم چلنے لگا جس پر مستقیم کو غصہ تو بہت آیا لیکن خاموش رہا۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو گورنمنٹ یونیورسٹیز تو بہت ہیں لیکن پھر بھی تیس ہزار تو ہر چھے مہینوں بعد ہر یونیورسٹی میں تقریباً دینا ہی پڑتا ہے۔میں سوچ رہا تھا کہ انکل جبرائیل کیسے افورڈ کریں گے اتنا؟ خیر تم دل چھوٹا نہ کرنا کسی یونیورسٹی میں نا سہی کسی مدرسے میں پڑھ لینا۔اچھے خاصے پڑھنے والے ہمارے کالج کے ٹاپر ہو۔ مدرسے میں بھی کالج کی طرح خوب نام بناؤ گے۔اور جبرائیل صاحب کے بعد انکی سیٹ تم نے ہی تو سنبھالنی ہے،ابو بکر بھائی تو گجرانوالہ ہوتے ہیں۔اور نہیں تو تم لوگوں کی پرچون کی بھی تو دکان ہے نا۔" مستقیم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں اور اسے بغیر کوئی جواب دیے وہ دروازے سے گھر داخل ہو گیا تھا اور ٹھک سے دروازہ ثقلین کے منہ پر بند کیا تھا۔ ثقلین ایک دم پیچھے ہوا اور اسکے چھوٹے سے گھر کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"غریب ہونا بھی کتنا شرمناک ہے نا! خیر اب ہر کوئی تو محمد ثقلین نہیں ہوتا جو سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوا ہو۔" غرور سے کہتا ہوا وہ آگے کی جانب بڑھا تو پاؤں کے نیچے آئے پتھر سے بیلنس برقرا

رنہ رکھ سکا اور زمین پر منہ کے بل گرا۔

کراہ کر اسکا ہاتھ تیزی سے اپنی گردن کی جانب گیا جو خالی تھی۔

"اوشٹ! نہا کر نظر کا تعویذ پہننا تو بھول گیا۔لگادی نا مستقیم نے نظر۔توبہ کتنی تیکھی نظر ہے اسکی۔" دیوار کا سہارا لے کر اٹھتے ہوئے اس نے بے چارگی سے کہا۔

کھڑے ہو کر اس نے جیب سے پاکٹ مرر نکالا اور اپنے بکھرے بال سنوارے۔

"میں اتنا خوبصورت ہوں تو اس میں میرا کیا قصور؟ میں اتنا امیر ہوں تو بھی میرا کیا قصور؟ میں اتنا ہوشیار اور انٹیلجنٹ ہوں تو بھی میرا کیا قصور؟ لیکن دنیا والوں کا کیا کہیں ہر بندہ نظر لگانے پر تلا رہتا ہے۔اب بندہ تعویذ کے بغیر گھر سے نکل بھی

نہیں سکتا۔" آئینہ جیب میں ڈال کر ایک ٹانگ کو لنگڑاتے ہوئے منہ میں بڑبڑاتا چل پڑا۔ پاس ہی کریانے کی دکان میں ریڈیو پر اونچی آواز میں بیان چل رہا تھا۔

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

"اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں"

جاھل عربی میں عاقل کا مخالف ہے، جاھل کا عربی میں معنی ہے "کوئی ایسا شخص جس کا اپنے جذبات پر قابو نہ ہو" ان کے دماغ میں کوئی غلط لفظ آتا ہے تو وہ ان کی زبانوں سے بھی ادا ہو جاتا ہے، وہ اس بارے میں سوچتے بھی نہیں.

جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں، برے سلوک سے دل دکھاتے ہیں تو وہ نرمی سے جواب دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

کبھی لوگ اتنا دل دکھا دیتے ہیں کہ انہیں سلامتی نہیں بھیجی جاتی، ایسے میں خاموشی اختیار کر لینی چاہیے۔

'سلام کہنے لگ جائیں' اس کا مطلب ہے، آرام سے بات کرنا، امن سے بات کرنا، اس طریقے سے گفتگو کرنا کہ سننے والے کو برا نا لگے.

اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ اسلام سے فرمایا تھا کہ فرعون سے اچھے سے پیش آنا، وہ فرعون جس نے موسیٰ علیہ اسلام کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی، وہ ہر سال ہزاروں بچوں کا قتل کرتا تھا، خود کو خدا کہتا تھا، کتنی وجوہات تھی اس سے نفرت کرنے کی اور اللہ نے فرمایا کہ جب تم اس کے پاس جاو تو اس سے نرمی سے بات کرنا!!!

یہی 'قَالُوا سَلَامًا' ہے.

عبادالرحمٰن نرمی سے بات کرتا ہے اور جاہلوں پر بھی سلامتی بھیجتا ہے۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

چکلے بیلن سے چپاتی کو بیلتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات لمحوں میں بدل رہے تھے۔ ماتھے پر بل ڈالے وہ مکمل توجہ سے چپاتی کو گول کرنے کی کوشش کر رہی

تھی۔جب اسے گول کرتی تو کہیں سے موٹی رہ جاتی اور کہیں سے پتلی۔جب اس کو برابر کرتی تو نا جانے کونسے ملک کا نقشہ تشکیل پا جاتا۔جب ہر طرف سے بیلنس کر لیتی تو وہ چکلے سے چپک جاتی۔اس نے گھور کر چپاتی کو دیکھا۔

"جب امی اور مائرہ بنا رہی ہوتی ہیں تب تو آسانی سے بن جاتی ہو اب کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟" بیلن سے چپاتی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس نے غصے سے سوال کیا تھا۔

"زرش بیٹے! روٹی بن گئی ہے تو لے آؤ۔"

"بس پندرہ منٹ بابا۔" آواز پر اس نے تیزی سے چپاتی کو سوکھے آٹے میں ڈبو کر دوبارہ بیلنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"اگر نہیں بن رہی تو میں مدد کے لیے آؤں؟" اگلی ہنستی ہوئی آواز پر اسنے چپاتی کو دیکھا جو پہلے سے بہتر لگ رہی تھی۔

"نہیں بابا! بس بن گئی۔" تیزی سے چپاتی کو توے پر ڈالا جو پچھلے پندرہ منٹ سے مسلسل چولہے پر پڑا اجل رہا تھا۔ توے پر چپاتی ڈالتے ہی توئے کے بہت گرم ہونے کی وجہ سے چپاتی کی ایک سائڈ تھوڑی سی جل گئی۔ اس نے تیزی سے چپاتی کو پلٹنا چاہا تو چمٹا نظر نہ آنے کی وجہ سے ہاتھ سے ہی پلٹا تو انگلیاں سیدھی گرم توے پر لگیں اور روٹی بھی کچھ ٹوٹ گئی۔

"آہ! میں کہاں جاؤں؟" چڑ کر اس نے چپاتی کو دیکھا جسکی دوسری سائیڈ بھی عنقریب جلنے کو تھی۔ خوشقسمتی سے اسے چولہے کے نیچے شیلف پر پڑا چمٹا نظر آ گیا۔ اسنے فوراً چمٹے سے چپاتی کو پلٹا۔

"دنیا میں سب آسان ہے سوائے کچن کے کاموں کے۔" اس نے چڑ کر سوچا۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"یہ.... یہ کیا ہے؟ زرش؟" سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں سے چپاتی تھامے اسے چہرے کے عین سامنے لے جا کر گھماتے ہوئے اوہان نے پوچھا۔

"روٹی ہے۔بس تھوڑی سی جل گئی۔اوراس طرف سے تھوڑی کچی رہ گئی۔اصل میں مائرہ باجی نے آٹا اچھا نہیں گوندھا ہوا تھا اور توا بھی ٹھیک نہیں ہے روٹی جلا دیتا ہے۔اور امی چمٹا چولہے کے پاس رکھتی ہیں نیچے پتہ نہیں کس نے رکھا۔اور کچن میں گرمی بھی بہت تھی۔اسی وجہ سے ایسی روٹی بنی ورنہ اچھی بنتی۔" چہرے پر مسکینیت سجائے اس نے اوہان کو نظرانداز کرتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اپنے بابا کو دیکھ کر وضاحت دی۔

اوہان نے چپاتی پر افسوس بھری نظر ڈال کر اسے واپس ہاٹ پاٹ میں رکھا۔

"کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ پکانی آجائے گی۔" اسکے والد نے مسکرا کر کہتے ہوئے ہاتھ کھانے کے لیے بڑھایا تو زرش کو تھوڑا حوصلہ ملا۔

www.novelsclubb.com

"آ! بابا میں تندور سے لگوا کر لایا ہوں یہ مت کھائیں۔باہر کی آپ اس لیے نہیں کھاتے کے کہیں طبیعت خراب نہ ہو جائے لیکن یہ جلی ہوئی اور کچی کھا کر تو یقیناً

طبعیت خراب ہو جائے گی۔"اوہان نے ہاٹ پاٹ کو سامنے سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"زرش یہ روٹیاں اور روسٹ چکن ہے، نکال لاؤ۔"اوہان نے دو شاپر اسکی جانب بڑھائے تو اس نے پکڑتے ہوئے ہاٹ پاٹ کو دیکھا۔

"اتنی بھی بری نہیں ہے۔منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ کچن میں چلی گئی تو وہ دونوں ہنس دیے۔

"مائرہ کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ امل، حدید کو تایا جان کے پاس چھوڑ کر امی، وہ اور تائی جان فیض بھائی کے ساتھ دربار پر گئی ہیں شام کو انہیں فیض بھائی ہی چھوڑ جائیں گے۔"جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے اوہان نے اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو تمہاری ماں دربار جانا نہیں چھوڑے گی۔میں نے منع بھی کیا تھا۔وہاں جا کر قبروں کے سامنے سجدہ کرنا شرک ہے لیکن نہ تمہاری امی کو سمجھ آنی ہے نہ تائی کو۔سارے خاندان کی عورتیں بوا نسیم کی پڑھائی پٹیوں پر چل رہی ہیں۔مجال ہے جو

اپنادماغ بھی استعمال کرلیں۔" نعیم صاحب گہری سانس لے کر بولے۔وہ ہمیشہ دربار جانے پر یوں ہی سخت ناراض ہو جاتے تھے۔

"اچھا کوئی بات نہیں۔اب آپ امی سے انکی واپسی پر اس بات پر بحث مت کیجئے گا۔کرتی وہ اپنی مرضی ہی ہیں لیکن آپ دونوں کی بحث سے امل پریشان ہو جاتی ہے۔" اوہان نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں کہا تو وہ ہنس دیے۔

"میرے بچے اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ مجھے سمجھائیں۔"

زرش نے سامان لا کر میز پر رکھا۔اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"اب آپ اور امی بوڑھے ہو گئے ہیں۔جب والدین بوڑھے ہو جائیں تب بچے بڑے ہو جاتے ہیں۔اس لیے والدین کو اپنے بڑے بچوں کی بات بھی سننی چاہیے۔"سب کو سرو کرتے ہوئے وہ بولی تو نعیم صاحب نے کچھ فاصلے پر صوفے کے ساتھ لگے قد آور آئینے میں خود کو دیکھا اور پھر ناراضگی سے زرش کو۔

www.novelsclubb.com

"نہ ابھی میں بوڑھا ہوا ہوں اور نہ میرے بچے بڑے ہوئے ہیں۔اس لیے چھوٹے بچوں کو ہر معاملے میں اپنے نوجوان والدین کی سننی چاہیے۔"کالر سیدھا کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولے تو اوہان اور زرش ایک ساتھ ہنس دیئے۔

"نوجوان والدین!"اوہان نے اپنے بابا کو دیکھ کر ہنس کر کہتے ہوئے کھانا شروع کیا۔

"کاش والدین ہمیشہ نوجوان اور بچے ہمیشہ بچے رہیں۔" بابا کو مسکراتا دیکھ کر زرش نے دل میں حسرت سے سوچا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"مستقیم ٹھیک سے کھانا کھاؤ۔"اپنی والدہ کے کہنے پر اس نے چونک کر انکی جانب دیکھا جو کھانے سے ہاتھ روکے فکر مندی سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔انکے کہنے پر مستقیم نے بے دلی سے اگلا نوالہ توڑا۔

www.novelsclubb.com

"ابو بکر کا فون آیا تھا۔اس دفعہ بھی اسے چھٹی نہیں ملی تو وہ اگلے مہینے آئے گا۔" جبرائیل صاحب نے کچھ یاد آنے پر خبر دی۔اس خبر پر خدیجہ بیگم کا چہرہ بجھ سا گیا۔

"تین مہینوں سے میں نے اپنے بیٹے کی شکل نہیں دیکھی۔اس دفعہ تو ابو بکر کو ہر حال میں آنا چاہیے تھا۔" وہ افسردگی سے بولی تھیں۔انکی بات پر جبرائیل صاحب مسکرا دیئے۔

"آپکے صاحب زادے کو اپنے کام سے محبت ہی اتنی ہے کہ انکا کہیں اور دل ہی نہیں لگتا۔" وہ مسکراتے ہوئے شرارت سے بولے تھے۔

"آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں کہ ابو بکر کا اپنی والدہ کے پاس دل نہیں لگتا؟" خدیجہ بیگم نے ماتھے پر بل ڈال کر ناراضگی سے سوال کیا۔انکی بات پر جبرائیل صاحب کے ساتھ ساتھ مستقیم بھی ہنس دیا۔

ابو بکر خدیجہ بیگم کا لاڈلہ تھا وہ گھر کا پہلا بچہ تھا اسی لیے خدیجہ بیگم دونوں بچوں کی نسبت ابو بکر سے زیادہ محبت کرتی تھیں۔اور ابو بکر بھی جبرائیل صاحب سے زیادہ

www.novelsclubb.com

خدیجہ بیگم کے قریب تھا اسی لیے ہمیشہ ابو بکر کے نہ آنے پر جبرائیل صاحب خدیجہ بیگم کو احساس دلا کر چڑاتے تھے کہ اب آپ ابو بکر کی اولین ترجیح نہیں رہیں۔

"ہرگز نہیں! بھلا میرا یہ مطلب کیسے ہو سکتا ہے؟ بھلا ہماری اتنی جرأت کہ ہم یہ کہہ کر اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماریں؟" جبرائیل صاحب کہہ کر پھر سے ہنس دیئے تھے۔

"کہہ لیں جو کہنا ہے آپ نے۔ایک دفعہ فون کر دوں اپنے بیٹے کو تو دیکھیے گا اڑتا ہوا آئے گا۔اب آپ فون کریں گے تو منع ہی کرے گا نا۔" خدیجہ بیگم کہتے ہوئے برتن اٹھا کر اندر کی جانب بڑھ گئیں اور جبرائیل صاحب مسکرا دیئے اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ ابو بکر خدیجہ کے ایک فون پر اڑتا ہوا آتا۔ مستقیم نے آج تک کوئی بھی کپل اپنے ماں باپ جیسا نہیں دیکھا تھا جن کی نوک جھونک تو انکی زندگی کا حصہ تھی ہی لیکن انکی لڑائی بھی اتنی نرمی لیے ہوئے ہوتی کہ وہ غصے اور اختلافات میں بھی ایک دوسرے کی عزت اور خیال رکھنا نہیں بھولتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم آگے کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ کہاں ایڈمیشن لینا ہے؟" جبرائیل صاحب کی آواز مستقیم کو سوچوں کے بھنور سے کھینچ لائی۔

"ابو کچھ دنوں میں ٹیسٹ ہے۔اسکے بعد کہیں اپلائی کروں گا۔" مستقیم نے انکی جانب دیکھ کر کہا۔

"کس یونیورسٹی میں پڑھنے کا اردہ ہے میرے دل کے ٹکرے کا؟" جبرائیل صاحب اسے دیکھتے ہوئے محبت سے پوچھ رہے تھے۔انہیں مستقیم اور اسکی ہر خواہش بہت عزیز تھی۔انکا یہ بیٹا غیر معمولی ذہانت کا مالک تھا۔جس نے زندگی کے ہر مقام پر اپنے ماں باپ کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔ابو بکر نے ایف-ایس-سی کے فوراًبعد اپنے والد کی خواہش اور اپنی پسند کی بنیاد پر اسلام کی پڑھائی کو ترجیح دی تھی۔آٹھ سال کی پڑھائی کے بعد اب وہ گجرانوالا کے ایک بڑے مدرسے میں استاد تھا۔پڑھانے کے ساتھ ساتھ وہ اب ایل-ایل-بی کا طالب علم بھی تھا۔وہ ان لوگوں میں سے تھا جو دین اور دنیا کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا جانتے تھے۔ابو بکر کی

www.novelsclubb.com

تنخواہ زیادہ نہ تھی سو وہ جتنا بھی کماتا وہ اسکی پڑھائی پر ہی خرچ ہو جاتا اسی وجہ سے وہ مخصوص معمولی رقم سے زیادہ اپنے والدین کو نہ بھیج پاتا۔ مستقیم کا رجحان اینجینیرینگ میں تھا سو جبرائیل صاحب نے بھی اس پر اپنی مرضی مسلط نہ کی وہ ان والدین میں سے تھے جو اولاد کی خواہش کو پہلے ترجیح دیتے اسی وجہ سے انکی اولاد انکی بہت عزت کرتی تھی۔

"ابو یہ تو یونیورسٹی کے فیس سٹرکچر پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔" وہ افسردگی سے بولا تھا۔

"تو پریشان کیوں ہو؟ ہو جائے گا ایڈمیشن۔" جبرائیل صاحب کے مسکراکراتنے ہلکے پھلکے انداز میں کہنے پر مستقیم نے انکی جانب دیکھا۔

"ابو! انجینئرنگ کی فیس بی-ایس کی فیس سے زیادہ ہوتی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم افورڈ کر پائیں گے۔"

"کتنی زیادہ ہوتی ہے؟" جبرائیل صاحب نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔ مستقیم نے گہرا سانس لیا

"پہلے تو لاکھ کے قریب ریجسٹریشن فیس ہوتی ہے پھر ہر چھ مہینے کے سمیسٹر کی فیس بھی لگ بھگ پچاس کے قریب ترین ہوتی ہے۔اور پھر ہر سال بعد اینول فنڈز الگ سے۔" وہ گہری سانس خارج کر کے افسردگی سے بولا تھا۔اسکی بات پر جبرائیل صاحب کے چہرے پر پریشانی کے سائے لہرائے۔وہ کچھ دیر خاموشی سے سوچنے کے بعد بولے۔

"مستقیم اللہ کارساز ہے۔پیسوں کا انتظام ہو جائے گا تم بے فکر رہو اور توجہ سے ٹیسٹ کی تیاری کرو۔" انکی بات پر مستقیم نے چونک کر انکی جانب دیکھا جیسے یقین نہ آیا ہو۔

"لیکن کیسے ابو؟" وہ تشویش سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مستقیم جبرائیل! اللہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی دیں گے۔اور اللہ کے کرم سے تمہارا باپ سلامت ہے تو تم بے فکر ہو جاؤ۔" انکی اس تسلی پر مستقیم کو لگا کہ سارا بوجھ اس کے کندھوں سے ایک دم ہی غائب ہو گیا۔وہ کھل کر مسکرا دیا۔

"لگن سے پڑھو اور ہمیشہ کی طرح اپنے باپ کا نام روشن کرو۔تاکہ تمہاری ماں کی طرح میں بھی فخر سے اپنے بیٹے کی پھوتیں مار سکوں۔" وہ کچن سے باہر آتی خدیجہ بیگم کو دیکھ کر شرارت سے بولے تھے انکا اشارہ خدیجہ بیگم کی ابوبکر کو لے کر فخر سے تعریفیں کرنے کی جانب تھا جو وہ جبرائیل صاحب کے سامنے کرتی تھیں۔

خدیجہ بیگم کے خفگی سے جبرائیل صاحب کو دیکھنے پر مستقیم کا قہقہہ زندگی سے بھرپور تھا۔اس کے اس طرح ہنسنے پر خدیجہ بیگم اور جبرائیل صاحب نے اسے مسکرا کر دیکھا جو کئی دنوں سے بہت خاموش تھا اور آج بے فکری سے قہقہہ لگا رہا تھا۔خدیجہ بیگم کئی دنوں سے اسے لے کر پریشان تھیں اور اب واپس اسے اسکی پرانی جون میں دیکھ کر دل پر سکون ہو گیا تھا۔ان دونوں میاں بیوی نے اس وقت دل ہی دل میں اپنے تینوں بچوں کی دائمی خوشی کی دعا کی تھی۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"امی آپ کو پتہ تو ہے کہ بابا کو آپکا دربار پر جانا پسند نہیں تو کیوں جاتی ہیں؟" لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اس نے غصے میں بیٹھیں اپنی والدہ کو دیکھتے ہوئے تحمل سے کہا۔شبانہ بیگم نے خونخوار نظروں سے زرش کو دیکھا۔

"ایک یہ اپنے باپ کی چمچی ہے۔اسکی نظر میں ماں کی تو کوئی عزت ہی نہیں۔" شبانہ بیگم جھڑک کر بولیں۔انکا آج دربار جانے کا ارادہ تھا لیکن نعیم صاحب نے جانے سے منع کر دیا جس وجہ سے دونوں میاں بیوی میں صبح صبح خاصی بحث ہو گئی تھی۔نعیم صاحب تو آفس چلے گئے تھے لیکن شبانہ بیگم صبح سے غصے میں اپنا خون جلا رہی تھیں۔

"زرش تم چپ رہو۔"شبانہ بیگم کے ساتھ بیٹھی مٹر چھیلتی مائرہ اسے گھور کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ کچھ دن پہلے بھی امی گئی تھیں تو آج.."

"مائرہ اس لڑکی کا منہ بند کروادو ورنہ.."زرش ابھی بات بھی پوری نہیں کر پائی تھی کہ شبانہ بیگم غصے سے پھنکاری تھیں۔زرش نے حیرت سے انکی جانب دیکھا۔ اور لیپ ٹاپ اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔

اسکا موڈ آف ہو چکا تھا۔

"اسلام علیکم !کدھر ہیں ؟"نمبر ڈائل کر کے اس نے فون کان پر لگایا۔

"جلدی گھر آجائیں۔مجھے نانو کی طرف جانا ہے۔"لیپ ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کر کے الماری کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے فون پر کہا۔

"ہمم !بس امی آج غصے میں ہیں اور کل اتوار ہے اس لیے میں آج نانو کو امی کی شکایت لگانے جاؤں گی۔گھر رہی تو سارا دن امی مجھے گھورتی اور ڈانٹتی رہے گیں۔" الماری سے دو سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے کہا۔

"اوہاں !ہنسو نہیں !جلدی آؤ۔"دروازے سے باہر جھانک کر شبانہ بیگم کو اب تک مائرہ سے نعیم صاحب کی شکایتیں کرتے دیکھا۔

"امی سے اجازت نانو لے لیں گی بس آپ پندرہ منٹ میں پہنچیں میں تیار ہوتی ہوں۔"کال کاٹ کر اس نے نانو کا نمبر ڈائل کیا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"کل مجھے نعیم ملا تھا۔"کرسی پر بیٹھتے ہوئے جبرائیل صاحب بولے تو اپنے نواسے ازلان کو واکر میں ڈالتے ہوئی خدیجہ بیگم نے چونک کر انکی جانب دیکھا۔ایک لمحے کے لیے انکا ہاتھ تھما تھا۔

"وہ یہاں خیرت سے آئے تھے؟"انکے مقابل کرسی پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

"ہاں! کچھ مزید دکانیں خریدی ہیں یہاں قصور میں۔اسی کے سلسلے میں آیا ہوا تھا۔"

"ہمم!"ازلان کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔وہ مزید بھی بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھیں لیکن ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔

جبرائیل صاحب غور سے انکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہے تھے وہ جانتے تھے کہ وہ کیا جاننا چاہتی ہیں لیکن پوچھنے کی ہمت نہیں کر پا رہیں۔ جو وہ پوچھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھیں وہ بتانے کی ہمت جبرائیل صاحب میں بھی نہ تھی۔ سو انہوں نے بات بدلنا بہتر سمجھا۔

"نویرہ اور میری گڑیا زوہا کہاں ہیں؟"

"زوہا کا یہیں قریبی اسکول میں ایڈمیشن کروانے زریب اور نویرہ گئے ہوئے ہیں ازلان کو میرے پاس چھوڑ کر۔"

"یہاں کیوں؟" جبرائیل صاحب نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

"میں نے ہی نویرہ سے کہا ہے زوہا کا ایڈمیشن ادھر ہی کروائے۔ آپکو انکے گھر کے ماحول کا پتہ تو ہے۔ ہر وقت اسکی ساس، نند اور جیٹھانی کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا رکھتی ہیں ایسے میں بچے کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ اور انکے وہاں اسکول بھی گھر سے دور ہے ہمارے یہاں تو اپنی گلی میں ہی ہے۔ اور کوئی نہیں تو میں ہی جا کر چھوڑ اور لے آیا

www.novelsclubb.com

کروں گی۔اور میں نہیں چاہتی میری نویرہ کے بچے ایسے ماحول میں پرورش پائیں جہاں چوبیس گھنٹے سازشیں اور نفرتیں ہوں۔"

"کمال کرتی ہیں آپ بھی۔مجھ سے مشورہ کرنا تو دور بتا بھی اب رہی ہیں۔آپ کیوں بچوں کو انکے ددھیال سے دور کر رہی ہیں؟اور زوہا اپنے والدین کے بغیر کیسے رہے گی؟" جبرائیل صاحب نے ناراضگی سے انہیں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"زوہا تو پہلے بھی زیادہ ہمارے پاس ہی رہتی ہے۔اور آپ نہیں جانتے انکے گھر کا ماحول۔ابھی کچھ دن پہلے میں نے زوہا کے منہ سے گالی سنی۔اسکے چچا کے بچے گالیاں دے دے کر بات کرتے ہیں۔آپکو اندازہ ہے زوہا کے منہ سے گالی سن کر مجھے کتنی تکلیف ہوئی؟آج تک کبھی میرے بچوں نے ایک دوسرے سے بدتمیزی سے بات نہیں کی لیکن میرے بچوں کے بچے گالیاں دینے لگ گئے۔آپ میرے احساسات نہیں سمجھ سکتے۔" خدیجہ بیگم بولتے بولتے رنجیدہ ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن یہ تو کوئی حل نہیں نا کہ بچوں کو انکے خاندان سے الگ ہی کر دیا جائے۔ نویرہ بچوں کو سمجھائے گی تو بچے سمجھ جائیں گے۔" جبرائیل صاحب سمجھانے والے انداز میں بولے۔

"آپ بھی تو اپنے بچوں کو بہترین مستقبل دینے کے لیے اپنے خاندان سے الگ ہوئے تھے نا؟ پھر اس میں کیا برائی ہے اور میں کونسا زوہا کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ رہی ہوں۔" خدیجہ بیگم کی بات پر وہ خاموش سے ہو گئے۔ کچھ یاد آیا تھا اور دل کو تکلیف بھی محسوس ہوئی تھی۔

"میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا۔ میں بس..." خدیجہ بیگم کو انکی خاموشی پر اپنے بولنے پر افسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"زریب مان گیا آسانی سے؟" جبرائیل صاحب نے اس بات کو نظرانداز کر کے اپنے داماد کے بارے میں پوچھا۔ (زریب نا صرف بہترین کردار اور شخصیت کا مالک تھا بلکہ وہ ایک بہترین شوہر اور بہترین باپ بھی ثابت ہوا تھا۔ شادی سے پہلے نویرہ

انٹر میڈیٹ پاس ایک خوشکل خوبصورت لڑکی تھی جسکا ہر رشتہ اس بات پر مڑ جایا کرتا تھا کہ یہ ایک مولوی کی بیٹی ہے، نہ زمین نہ جائیداد، جہیز کیا خاک دیں گے؟ کسی کو بھی نویرہ کے مظبوط کردار اور نیک سیرت کی ضرورت نہیں تھی اگر کسی چیز کی ضرورت تھی تو وہ لمبا چوڑا جہیز۔اللہ اللہ کر کے نویرہ کی شادی ان سے نچلے طبقے میں ہو ہی گئی لیکن آئے دن باتوں باتوں میں اسکے سسرالی یہ طعنہ دینے سے باز نہ آتے کہ وہ کنگلوں میں رشتہ کر کے پچھتا رہے ہیں۔زریب نے ہمیشہ نویرہ کی ناصرف عزت کی بلکہ اپنے گھر والوں سے بھی اسکی عزت کروائی۔اسے وہ مقام دلوایا جو وہ ڈیزرو کرتی تھی۔ لیکن نویرہ کے سسرالی باز نہیں آئے تھے بس اتنا فرق تھا کہ شادی کے شروع شروع میں جو اپنے بیٹے کے سامنے بھی کھلم کھلا اسے طعنہ دیتے تھے وہ اب ڈھکے چھپے لفظوں میں اسکی غیر موجودگی میں کہہ دیتے تھے۔)

"ہمم! زریب کا ارادہ یہیں کوئی چھوٹا سا گھر دیکھنے کا ہے۔اسکے چھوٹے بھائی کی شادی کرنی ہے تو اسکی امی چاہتی ہیں کہ گھر چھوٹا ہے تو زریب اپنی فیملی لے کر الگ

ہو جائے۔اسی لیے زریب یہاں ایڈمیشن کے لیے راضی ہو گیا۔" جبرائیل صاحب نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

"اماں اور.... بڑے ابا کیسے ہیں؟" کچھ دیر بعد خدیجہ بیگم نے آہستگی سے پوچھا تو جبرائیل صاحب خاموش ہی رہے اور خدیجہ بیگم کو انکا جواب مل گیا۔

"ازلان باہر نہیں جاؤ۔ باہر دھوپ ہے۔" ازلان کو دیکھتے ہوئے وہ برآمدے سے صحن کی جانب بڑھ گئیں اور جبرائیل صاحب نے گہرا سانس لیا۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

زرش نے نانو کے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھی کوئی پاکستانی ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"نانو جان! نماز پڑھ لی؟" اپنے نماز سٹائل میں لیے دوپٹے کو کھول کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"ہمم! پڑھ لی۔" ٹی وی سے نظریں ہٹائے بغیر وہ بولیں تو زرش نے انکے ناراض چہرے کو مسکراہٹ روکتے ہوئے دیکھا۔

"آپ کھانا سب کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر آکر کیوں نہیں کھاتیں؟" زرش نے انکے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"میں رات سونے سے پہلے تمہاری چڑیل ممانی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔ توبہ! میرے نوالے تک گنتی ہے وہ عورت۔" ٹی وی پر نظریں جمائے ہوئے ہی وہ بولیں تو زرش ہنس دی۔

"آپ بھی گن لیا کریں نا انکے نوالے۔" زرش کے ہنس کے کہنے پر انہوں نے اسے گھور کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے سوری! کونسا ڈرامہ دیکھ رہی ہیں۔" نانو کا غصہ دیکھتے ہوئے اس نے فوراً ٹاپک بدلا۔

"اسلام علیکم ! دادو۔ارے واہ زرش آئی ہوئی ہے؟"عفاف کمرے میں داخل ہوتے ہوئے زرش کو دیکھ کر خوشی سے چہکی۔زرش کھڑے ہو کر ان سے ملی۔

"ممانی جان تو کہہ رہی تھیں کہ آپکی آج رات کی شفٹ بھی ہے؟"زرش نے اسکے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"آج میں بہت تھک گئی تھی تو لیو لے لی۔اور بالکل امید نہیں تھی کہ گھر آؤں گی تو اتنا بڑا سرپرائز ملے گا۔"زرش انکی بات پر ہنس دی۔عفاف اسکے اکلوتے ماموں کی اکلوتی بیٹی تھی۔جو کہ مائرہ سے دو سال بڑی تھی اور اب ایم بی بی ایس کے بعد ہاؤس جاب کر رہی تھی۔

"اکیلی آئی ہو؟"عفاف نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم ماں سے لڑ کر اسکی شکایتیں لگانے آئی ہے۔"نانو نے ٹی وی کا والیوم زیادہ کرتے ہوئے اطلاع دی تو عفاف نے آنکھوں کے اشارے سے نانو کے بگڑے موڈ کی وجہ دریافت کرنا چاہی۔

"میں ڈنر کے بعد سے ممانی جان کے پاس بیٹھی تھی اسی لیے ناراض ہو گئی ہیں۔" زرش نے آہستگی سے بتایا۔

"اوہ یاد آیا کل تازہ تازہ امی اور دادو کی جنگ ہوئی ہے۔ مجھے لگا کہ اب تک بھول گئی ہوں گی لیکن نہیں۔" عفاف نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ تو زرش ہنس دی۔

"اور پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟" عفاف نے سوال کیا۔

"چپ مجھے ڈرامہ دیکھنے دو۔" نانو آنکھیں دکھا کر بولیں تو زرش کو واقعی وہ اپنی امی کی امی لگی۔ عفاف جوتے اتار کر وہیں بیڈ پر تکیے سے ٹیک لگا کر لیٹنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اپنی ماں کو شکل دکھا آنی تھی پھر کہے گی کہ دادی نے قابو کر لیا۔" ٹیڑھی نظروں سے عفاف کو دیکھتے ہوئے وہ بولیں۔

"نانوایسے کیوں بی ہیو کر رہی ہیں؟ میں نے کل چلے جانا ہے۔" زرش ناراضگی سے بولی۔

"میں امی ابو سے مل کر آتی ہوں۔۔۔۔ کھانا کھالیا زرش؟" بیک وقت وہ دادو اور زرش دونوں سے مخاطب ہوئی۔ گھر کے مین دروازے سے سب سے قریب دادو کا کمرہ تھا اسی لیے وہ پہلے دادو کے کمرے میں ہی آتی تھی، پھر لاؤنج سے ہوتے ہوئے امی ابو کے کمرے میں اور پھر آخر میں اپنے کمرے میں۔ یہ اسکی روٹین تھی۔

"ہاں جی!"

"چائے پیو گی؟ میں ابھی چائے بنوا کر لاتی ہوں۔" عفاف کہہ کر چلی گئی۔ تو زرش نے ڈرامے میں محو نانو جان کو دیکھا۔

"مائرہ اور امی بھی دیکھتی ہیں یہ ڈرامہ۔ مجھے یہ بالکل نہیں پسند۔" ڈرامے کی بریک آنے پر زرش نے نانو کو مطلع کرنا ضروری سمجھا۔

"کیوں؟" نانو نے ٹی وی میوٹ کرتے ہوئے پوچھا۔ کمرشلز آگئی تھیں۔

"اس ڈرامے میں بہت سازشیں دکھاتے ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ اصل زندگی میں اتنے سازشی لوگ ہوتے بھی ہیں۔" زرش کی بات پر نانو ہنس دیں۔

"بیٹا جی ابھی آپ نے دنیا دیکھی ہی کہاں ہے۔ اصل زندگی میں اس سے بھی زیادہ سازشی لوگ ہوتے ہیں۔ (باجی نسیم اور انکی بیٹیوں سے پالا نہیں پڑا تبھی نہیں پتہ۔ ہائے میری چندا کا پڑا تھا ایسے لوگوں سے پالا اور انہوں نے میری بچی کو تباہ کر کے ہی چھوڑا۔)" نانو کی بات پر زرش نے تعجب سے انکی جانب دیکھا۔ انہوں نے آخری بات دل میں ہی سوچی تھی کہی نہیں۔

"جیسا کہ....؟" زرش نے مثال چاہی۔

www.novelsclubb.com

"جیسا کہ تمہاری چالاک ممانی۔" نانو کی بات پر زرش کی مکمل آنکھیں کھل گئیں۔

"نانو ایسے تو نہ کہیں۔ اتنا خیال رکھتی ہیں ممانی آپکا اور ہم سب سے اتنا پیار کرتی ہیں۔" زرش کو سچ میں برا لگا تھا۔

"دیکھا ایسے ہی اس ڈرامے میں لڑکی کی ساس نے اپنے بیٹے اور پورے خاندان کی آنکھ پر پٹی باندھی ہوئی ہے جیسے تمہاری ممانی نے تم سب کی آنکھوں پر باندھی ہوئی ہے۔"زرش نے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ روکی۔

"تو اس ڈرامے کی ہیروئن کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی آنکھ سے وہ پٹی ہٹا دے۔" زرش نے حل پیش کیا۔

"ہاں کرنا تو یہ ہی چاہیے لیکن بچی بہت معصوم ہے۔ساس کی سازشیں نہیں سمجھ پاتی۔"نانو نے گہری آہ لیتے ہوئے کہا۔اس لمحے اپنی چندا یاد آئی تھی۔

"معصوم نہیں بیوقوف ہے۔"زرش نے نانو کو ٹوکتے ہوئے کہا۔اتنے میں عفاف تین کپ چائے کے ساتھ کیک لے آئی۔

www.novelsclubb.com

"اف شکر کسی کی سوچ تو مجھ سے ملتی ہے۔"ٹرے بیڈ پر رکھتے ہوئے عفاف ہنس کر بولی۔

باہر سے ایک دم بارش برسنے کی آواز آنے لگی تو زرش نے کھڑکی سے باہر چھائی ہوئی اندھیری رات کو دیکھا۔

"شام سے ہی موسم ایسا تھا۔لگ رہا تھا بارش ہو جائے گی۔" عفاف نے دادو کو چائے پکڑاتے ہوئے کہا۔توزرش نے سر کو جنبش دی۔

"ویسے یہ ہیروئن بیوقوف کیوں ہے؟" نانو نے چائے کا کپ تھامتے ہوئے سوال کیا تو دونوں ہنس دیں۔نانو کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ انکی چندا جیسی معصوم بچی کو بیوقوف کہا جائے۔

"دادو یہ لڑکی اپنی عزت خود کروانا نہیں جانتی۔پہلے یہ یونیورسٹی پڑھنے گئی تو وہاں میڈم کو محبت ہو گئی۔آپ بتائیں یہ یونیورسٹی اس کام کے لیے گئی تھی؟اس کے گھر والے انتہائی کنزرویٹو اور اسلامی دکھائے گئے ہیں جو اسکی پڑھائی کے خلاف ہوتے ہیں۔لیکن چلو اس کے سو کالڈ خاندان سے لڑ جھگڑ کر اسکی ماں نے اسے یونیورسٹی

www.novelsclubb.com

بھیج دیا تو وہاں جا کر پڑھتی نا لیکن نہیں یہ میڈم وہاں عشق و عاشقی میں پڑ گئی۔"
عفاف نے چائے پیتے ہوئے دادو کو سمجھایا۔

"ہاں یہ تو ہے لیکن یہ معصوم..!" چلو شکر چندا اس سے مختلف تھی۔اس جیسا بہترین کردار تو آج سے پہلے نہ کسی کا تھا خاندان میں اور نہ دوبارہ انہوں نے کسی کا دیکھا تھا۔

"دادو! معصوم نہیں بیوقوف کہیں! یہ کوئی تیرہ چودہ سالہ بچی نہیں جسے آپ معصوم کہہ رہی ہیں۔ بالغ اٹھارہ سالہ یا اس سے زیادہ کی لڑکی ہے۔مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آجکل اس طرح کے سیریلز دکھا کر کونسی اوئیرنس پھیلا رہے ہیں۔" زرش نے عفاف کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اٹھارہ انیس سال کی لڑکیاں بھی بچیاں ہی ہوتی ہیں۔" نانو نے دھیما سا احتجاج کیا۔

"نانو جب آپ صنف مخالف کے لیے کشش محسوس کرتے ہیں تو مطلب آپ بالغ ہو چکے ہیں، اور اب آپ نے خود اپنے لیے ذمے دار نہ فیصلے لینے ہوں گے اب آپکے والدین یا کوئی اور آپکے اسلام کا زمے دار نہیں ہوگا۔ اب اگر آپ بارہ، چودہ یا اٹھارہ جتنے بھی سال کے ہو جائیں بالغ ہو جانے کے بعد اگر آپ مر جائیں تو آپ کا حساب پچھتر سال کے شخص کے برابر ہی ہوگا۔ آپکو مائیز جان کر نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔" عفاف کے بات کرنے کا انداز نرم لیکن دوٹوک تھا۔ زرش کو ہمیشہ ہی عفاف کی کمپنی اچھی لگتی تھی وہ سب سے مختلف مگر سب سے خاص لگتی تھی۔ اسی لیے زرش کی آئیڈیل مائرہ نہیں عفاف تھی۔ دادو کا چہرہ دیکھ کر عفاف نے شکر کا سانس لیا۔ اس نے کچھ دن پہلے ہی یہ بات کہیں پڑھی تھی، شکر آج دادو کے سامنے جھاڑنے کو کچھ تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے یہ ڈرامہ دیکھا ہوا ہے؟" زرش کے سوال پر عفاف نے سر نہ میں ہلایا۔

"ہاؤس جاب میں کہاں اس کا وقت ہوتا ہے بس اپنی کولیگز کی وجہ سے تھوڑا بہت کہانی کا اندازہ ہے۔"

"تو آپکو یہ پتہ ہے کہ اس معصوم ہیروئن کی اس ہیرو سے شادی کیسے ہوئی؟" زرش نے ہنسی روکتے ہوئے سوال کیا تو عفاف نے نہ میں سر ہلایا۔

"نانو جان زرا بتائیں عفاف آپی کو۔" زرش نے نانو کو اشارہ کرکے کہا۔ تو نانو نے اسے گھور کر دیکھا۔

"کیسے کی تھی دادو شادی؟" عفاف نے دلچسپی سے پوچھا دادو نے اپنی مکمل توجہ سامنے پڑے کیک پر ٹکا کر ان دونوں کو نظر انداز کیا۔

"میں بتاتی ہوں۔ یہ بیچاری معصوم ہیروئن اپنی محبت کے آگے مجبور ہو کر گھر سے بھاگ گئی اور ہیرو سے شادی کرلی۔ اور پیچھے اسکے گھر والوں نے اسکی ماں کو اتنا بے عزت کیا کہ اسے یونیورسٹی بھیجنے والی اسکی ماں ہی تھی۔" عفاف کا منہ کھل گیا۔ اور اس نے حیرت سے پہلے زرش پھر دادو کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مجبور تھی اسکا ظالم باپ پیسوں کے لیے اسکی شادی بڑی عمر کے مرد سے کرنے والا تھا۔" دادو نے عفاف کو دیکھ کر وجہ پیش کی اور زرش نے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"اور پھر اس معصوم ہیروئن کے کارنامے سے اسکی چھوٹی میٹرک میں پڑھتی بہن کی شادی اسکے باپ نے اس آدمی سے کر دی۔" زرش نے معلومات میں اظافہ کیا۔

"دادو! سیریسلی؟" عفاف نے صدمے سے پوچھا۔

"اور اب اسکی ظالم سازشی ساس نے اسے قبول نہیں کیا۔ اور اس کے شوہر، کہانی کے بیوقوفِ اول ہیرو صاحب کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ اب ایک طرف ساس کے ظلم، دوسری طرف ماں باپ نے منہ موڑ لیا تیسری طرف شوہر بدگمان... بچاری معصوم ہیروئن۔" زرش نے مصنوعی افسوس سے کہا۔ عفاف نے دادو کے ہاتھ سے ریموٹ پکڑ کر ٹی وی بند کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا... لیسن کیا ہے اس ڈرامے کا؟" عفاف نے زرش اور دادو دونوں سے پوچھا۔

"معصوم لڑکی پر آزمائش... پہلے اسکے باپ نے اسے زندگی اچھی نہیں گزارنے دی۔ بہت پابندیاں لگائیں۔ یونیورسٹی جاکر آزادی ملی تو میڈم کے رنگ ڈھنگ ہی بدل گئے لیکن پھر بھی اسکی آزمائش ختم نہیں ہوئی۔" زرش نے کیک کا ٹکرہ منہ میں ڈال کر کہا۔

"ایسی لڑکیاں معصوم نہیں ہوتیں۔ انہی لڑکیوں کی وجہ سے بہت سی باکردار اور واقعی پڑھنے والی بچیاں پڑھائی سے محروم رہ جاتی ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری عوام ایسے ڈراموں اور ایسے کریکٹرز کو پسند کرتی ہے۔" عفاف نے افسوس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس ڈرامے کا اینڈ یہ کریں گے کہ کسی طرح اسکی ساس کی سازشیں ہیرو کے سامنے آجائیں گی اور وہ ہیروئن سے معافی مانگ لے گا پھر ہیپی اینڈنگ۔ یہ ہماری

یوتھ کو کیا لیسن دینا چاہتے ہیں؟ کہ یونیورسٹی پڑھنے نہیں عشق مشوقی کرنے جاؤ۔ باپ پابندی لگانے والا ہو تو گھر سے بھاگ جاؤ پھر بھی آپ گنہگار نہیں ہو گے بلکہ معصوم ہو گے۔اور راستے میں آزمائش آئیں گی گھبرانا نہیں بلکہ لڑتے جانا ہے ایک دن آپکی سچائی جو آپ میں سرے سے ہی موجود نہیں ہے وہ ضرور ثابت ہو گی۔"

"اوہ خدایا!" زرش نے عفاف کو دیکھا جو افسوس سے بول رہی تھی۔

"کیا ڈرامے سوسائٹی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں؟" زرش نے عفاف سے سوال کیا۔

"کیوں نہیں ہوتے۔بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔ہزاروں لڑکیاں اس معصوم ہیروئن سے انسپائر ہو کر یونیورسٹیز میں پڑھنے کی بجائے محبت کرنے جائیں گی اب دیکھو اتنا ہینڈسم ہیرو جو ملا ہے اسے۔اور وہ بھی اس کی طرح گھر سے بھاگ جانے کو غلط نہیں سمجھیں گی۔آخر محبت اور جنگ میں تو سب جائز ہے نا؟" عفاف کی بات پر دادو نے اسکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک کہہ رہی ہو یہ ڈرامے تو ہمارے نوجوانوں کو غلط کام سکھا رہے ہیں۔"

زرش نے مسکرا کر نانو جان کو دیکھا۔

"میری پیاری نانو جان یہ صرف نوجوانوں کو ہی نہیں بلکہ بوڑھوں کو بھی غلط کام سکھا رہے ہیں۔ہو سکتا ہے اس معصوم ہیروئن کی ساس سے آپ بھی انسپائر ہو جائیں۔اور ہماری معصوم ممانی جان پر مظالم کی حد کر دیں..."زرش کی بات پر عفاف ہنس دی اور نانو نے اسے گھور کر دیکھا۔

"زرش ٹھیک کہہ رہی ہے۔اس عمر میں دادیاں نانیاں تو تسبیحات کرتی نہیں تھکتی اور آپ ڈرامے پر ڈرامہ دیکھتی ہیں۔"عفاف کے کہنے پر دادو نے زور سے تھپڑ اسکی کمر پر دے مارا۔

www.novelsclubb.com

"میں بوڑھی کرتی ہی ہوں عبادت۔اب اکیلی فارغ وقت میں ڈرامے نہ دیکھوں تو اور کیا تمہاری ماں سے لڑائیاں لڑوں؟"

"دادو یہ دیکھیں اس چینل پر صحابیات کے قصے بیان کیے جاتے ہیں یہ دیکھا کریں۔ امی بھی دیکھتی ہیں۔" عفاف نے ٹی وی آن کر کے مطلوبہ چینل لگاتے ہوئے کہا۔ تو ٹی وی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ سنایا جارہا تھا۔ دادو اسکی جانب متوجہ ہو گئیں تو زرش نے وکٹری کا سائن عفاف کو دکھایا تو وہ ہنس دی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"ایف-ایس-سی تو اسی سال ہو جائے گی۔ آگے کا کیا پلین ہے؟" عفاف کے سوال پر زرش سوچ میں پڑی، پھر اسکی جانب دیکھا اور مسکرائی۔

"انشاءاللہ آپ کی طرح ایم-بی-بی-ایس!" اس نے پرجوش ہو کر کہا تو عفاف ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"ایم-بی-بی-ایس ہی کیوں؟" اس نے مسکرا کر سوال کیا۔

"اممم میرے پاس ویسی تقریر تو نہیں ہے کہ میں ڈاکٹر بن کر لوگوں کی خدمت کروں گی وغیرہ وغیرہ، نہ ابھی تک ایسا سوچا۔ بس بابا چاہتے ہیں کہ انکا کوئی بچہ ڈاکٹر

بنے تا کہ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو انہیں گھر میں فری ٹریٹمنٹ ملے۔اور بس میں بابا کو فری ٹریٹمنٹ دینا چاہتی ہوں۔"اسکی بات پر عفاف ہنس دی تھی۔

"آپ ڈاکٹر کیوں بنی؟"زرش نے انہماک سے سوال کیا۔

"میرے پاس بھی ایسی کوئی تقریر نہیں،اور شاید نہ ہی میں نے کسی اور کے لیے اس پروفیشن کو چنا۔میں نے اسے صرف اپنے لیے چنا۔"

"اپنے لیے مطلب زیادہ ارننگ کے لیے؟"زرش نے چونک کر سوال کیا۔

"ہاں کہہ سکتے ہیں،اپنی کمائی کسے بری لگتی ہے؟(وہ ہنسی تھی)پر اگزیکٹلی مجھے لگتا تھا اس پروفیشن میں بہت سکون ہے،مجھے وہ تمکنت محسوس کرنی تھی جو ایک مریض کی جان بچا کر آپریشن تھیٹر سے نکلتے وقت ڈاکٹرز کے چہرے پر میں نے ڈراموں میں دیکھی تھی۔"

"تو کیا وہ سکون اور خوشی ملی؟"زرش نے تجسس سے سوال کیا۔

"نہیں! یہ پروفیشن جیساڈراموں میں دکھایا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ ہیکٹک اور دل کو پتھر کر دینے والا ہے۔ اتنے سے عرصے میں میں نے اپنی نظروں کے سامنے اتنی اموات دیکھ لی ہیں کہ اب تو موت مزاق لگتی ہے۔

سوچتی ہوں یہاں سب ہے پر جس سکون کے لیے آئی تھی وہ نہیں ہے۔" وہ گہرا سانس لے کر بولی تھی۔

"ہو سکتا ہے آپکا سکون اللہ نے کہیں اور رکھا ہو؟" اسکی بے دھیانی میں کہی گئی بات پر عفاف چونکی تھی۔

"آپکو پتہ ہے اللہ نے آپکا سکون کہاں رکھا ہے؟" اسکی بات پر زرش سوچ میں پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"امی بابا میں، اوہان میں، مائرہ میں، امل اور حدید میں۔" اسے زیادہ سوچنا نہیں پڑا تھا، جواب واضح تھا۔

"ممانی بتا رہی تھیں آپ کسی ٹیسٹ کے لیے باہر جا رہی ہیں، پھر آپ مائرہ کی انگیجمنٹ پر نہیں آئیں گی؟" اسکے سوال پر عفاف نے گردن نفی میں ہلائی۔

٥٥٥

وہ خدیجہ بیگم کے ساتھ کچن میں کھڑا پیاز کاٹ رہا تھا۔

"امی میرے جانے کے بعد مستقیم نے آپکو بیٹی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔" کچن میں داخل ہوتی نویرہ شرارت سے بولی تھی۔ مستقیم نے اسے نظرانداز کیا۔

"چپ کرو! اتنا پیارا بیٹا ہے میرا۔" خدیجہ بیگم کڑاھی میں چمچ ہلاتی فخر سے بولی تھیں۔

"یہ آپکا اپنے سسرال دل نہیں لگتا ایک کام کریں یہیں ہمارے گھر شفٹ ہو جائیں، ہم نکل جاتے ہیں۔" مستقیم کی بات پر نویرہ نے قہقہہ لگایا تھا جبکہ خدیجہ بیگم نے ایک چپت مستقیم کے کندھے پر لگائی تھی۔

"ایسے کہتے ہیں بہن کو؟"

"تو اور کیا کہوں؟ انکے بچوں نے پتہ ہے صبح ملی بھگت سے میری ایک کتاب پھاڑ کر جہاز بنا بنا کر اڑائے ہیں۔" وہ ناراضگی سے بولا۔

"اپنے ماموں کی کتابوں کے جہاز نہ بنائیں تو کن کے بنائیں؟ کیا ہوا رو کیوں رہے ہو؟ میں خرید دوں گی نئی کتاب۔" نویرہ نے مسکراہٹ روک کے پوچھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ہنس کر سوال کیا۔

"یہ ادھر آئیں پیاز کاٹیں، آپکو بھی پتہ چلے۔" نویرہ کو چھری پکڑاتا وہ دھنیے کی طرف بڑھ گیا، چٹنی بھی اسے ہی بنانی تھی۔

"رہنے دو میں خود کر لوں گی، باہر جاؤ یہاں کھڑے مجھ سے لمبی مگر چھوٹی بہن لگ رہے ہو۔" نویرہ پھر ہنس کر بولی تو مستقیم نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نویرہ بس کر دو، صبح صبح پیچھے ہی پڑ گئی ہو میرے بیٹے کے۔" خدیجہ بیگم نے ناراضگی سے نویرہ کو دیکھ کر کہا۔ تو وہ ہنس دی آج وہ خاصے اچھے موڈ میں تھی، اسکے اور اسکے بچوں کے اچھے موڈ کا مطلب مستقیم کا موڈ خراب۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

لمبے بالوں کو بے ڈھنگے انداز میں ڈھیلے سے جوڑے کی شکل میں باندھے ہوئے وہ جھنجھلائی ہوئی سی کتابوں پر جھکی ہوئی تھی۔

"زرش تیار ہو جاؤ۔ ہم مارکیٹ جا رہے ہیں۔" شبانہ بیگم کمرے میں داخل ہو کر تہہ شدہ کپڑوں کے ڈھیر کو الماری میں رکھتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولی تھیں۔

"امی آج نہیں پھر کبھی۔" کتاب کو سینے سے لگا کر آنکھیں بند کیے زبانی سبق دہراتے ہوئے شبانہ بیگم کی بات پر وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔ وہ جھنجھلاہٹ اسکی پڑھائی میں مخل ہونے کی وجہ سے تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب پھر کبھی؟ بہن کی شادی سر پر ہے اور محترمہ کے نخرے ختم ہونے کو نہیں دے رہے۔" شبانہ بیگم اسکے کمرے میں بکھرا سامان سمیٹتے ہوئے غصے سے بولی تھیں۔

"امی پری-بورڈ چل رہا ہے۔ پیپر ہے کل میرا اور ابھی دو چیپٹرز باقی ہیں۔مارکیٹ چلی گئی تو تیاری کب ہو گی؟ آپ میرے لیے کچھ بھی لے آیئے گا میں پہن لوں گی۔" وہ دوبارہ اپنی کتابوں کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بیچارگی سے بولی تھی۔

"ہاں کچھ بھی لے آیئے گا۔ میرا لایا ہوا تمہارے ناک پر چڑھے گا؟ سو نکھرے ہیں تمہارے۔ مائرہ کی طرح تو نہیں ہو تم جو میں کہوں گی پہن لو گی۔" شبانہ بیگم غصے سے بولی تھیں۔

"کہاں نکھرے ہیں امی! بس یہ ہی کہتی ہوں کہ بازو چھوٹے نہ ہوں، گلہ گہرا نہ ہو، چاک لمبے نہ ہوں اور پاجامہ تنگ یا ٹخنوں سے اوپر نہ ہو۔ بس ان دو چار چیزوں کو دیکھتے ہوئے آپ کچھ بھی لے لیجیے گا۔" زرش نے چٹکیوں میں انکا مسلئہ حل کر دیا تھا۔

"یہ نکھرے تب پورے ہوتے ہیں جب سوٹ درزی سے سلوانا ہو۔ اب دکان پر تمہارا چاچا تو بیٹھا نہیں ہوا جو تمہارے مزاج کا ریڈیمیٹ سوٹ ڈھونڈ نکالے گا۔

www.novelsclubb.com

اس لیے اب تنگ نہیں کرو اور تیار ہو جاؤ۔اتوار کو منگنی ہے اور انکے تو نکھرے ختم نہیں ہو رہے۔ایک کو موبائل سے فرصت نہیں تو دوسری کو کتابوں سے۔ماں تو نوکرانی ہے نا جو سارے کام کرے۔" شبانہ بیگم غصے سے کہہ کر باہر نکل گئیں۔

اس نے گہرا سانس لے کر گھڑی کی جانب دیکھا۔شام کے سات بج رہے تھے۔اور یقیناً بازار سے واپسی تک گیارہ بارہ بج ہی جانے تھے اور پھر تھکاوٹ کی وجہ سے وہ یقیناً مزید پڑھ نہیں پائے گی۔یہ سوچ آتے ہی اسکے چہرے پر ناگواری ابھری تھی۔

"زرش اٹھی یا نہیں؟"

"امی! اٹھ گئی ہوں۔" شبانہ بیگم کی آواز پر اس نے ناگواری سے کتابیں سمیٹیں اور منہ بنا کر وارڈروب سے ایک استری شدہ جوڑا نکال کر نہانے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

(زرش فاطمہ ایک ذہین اور اپنی کلاس کی ٹاپر لڑکی تھی۔ جسکی زندگی کا محور ایک سال پہلے بدلا تھا۔ڈیڑھ یا دو سال پہلے کی زرش سے اگر آپکی ملاقات کروائی جائے تو وہ ایک بالکل مختلف کردار ہو گی۔پڑھائی میں تو وہ بھی اچھی ملے گی لیکن شخصیت

میں وہ نکھار اور اعتماد نظر نہیں آئے گا جو کہ اب اسکی شخصیت میں نظر آتا تھا۔

زرش فاطمہ کا ماننا ہے کہ اسکی شخصیت میں نکھار اور اعتماد تب سے آیا ہے جب سے اس نے خود کو پہچانا ہے۔ جی ہاں! اسکا ماننا ہے کہ وہ میٹرک تک اپنے آپ سے ہی بے خبر ایک عجیب زندگی جی رہی تھی۔ جس پر دوسروں کی حکومت زیادہ تھی۔ وہ آئیڈنٹٹی کرائسس کا شکار کم اعتماد لڑکی تھی جس پر گھر والوں اور دوستوں کو انفلونس حاصل تھی۔

زرش فاطمہ کا کہنا ہے کہ اس نے خود کو تب پہچانا جب اسکا تعارف اللہ سے ہوا۔ جتنا وہ اللہ کو جانتی گئی اتنا اس پر اسکی اپنی ذات واضح ہوتی گئی۔)

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

کچن سے نکل کر لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے اسکی نظر سیدھی دراب پر گئی تھی جو صوفے پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے نظر انداز کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی جب اس نے آواز دے کر اسے بلایا۔ ردا کے ماتھے پر بل پڑے۔

"کیا ہے؟" وہیں سے پلٹ کر وہ بے زاری سے بولی تھی۔

"بھوک لگی ہے، کچھ ہے تو لا دو۔" تھکاوٹ سے آنکھیں مسلتے ہوئے اپنی جمائی روکتے ہوئے اس نے کہا۔

"گھڑی پر وقت دیکھو۔ کون سے وقت کا کھانا کھانا ہے تم نے رات کے دو بجے؟" وہ غصے سے تنک کر بولی تھی۔

"بدتمیزی مت کرو۔ میرا امی کو اس وقت جگا کر تنگ کرنے کا اردہ نہیں ہے ورنہ تمہیں ہرگز نہ کہتا۔ اور خود میں بہت تھکا ہوا ہوں۔" آنکھیں کھول کر اس نے بے زاریت سے ردا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ردا کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

www.novelsclubb.com

"ہونہہ امی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا؟ سیدھی طرح یہ کیوں نہیں کہتے کہ اگر امی کے کمرے کا اس وقت دروازہ کھٹکھٹایا تو بابا آدھی رات گھر سے باہر رہنے کی وجہ

پوچھیں گے۔اور جسکا تمہارے پاس جواب نہیں ہوگا۔" دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھتے ہوئے وہ بولی تو دراب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"تمہارا مسلئہ کیا ہے؟ ہر وقت میرے سر پر کیوں چڑھی رہتی ہو؟ جاہل!"
صوفے کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر وہ کچن کی جانب بڑھ گیا۔ردا کی نظروں نے اس کے کچن میں داخل ہو جانے تک اسکا پیچھا کیا۔

وہ وہیں سیڑھیوں کی ریلنگ پر ہاتھ جما کر کھڑی ہو گئی اور کئی لمحے یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کمرے میں آتے ہی اس نے لائٹ آن کی تو گلابی اور سفید رنگ کے امتزاج سے سجا کمرہ روشن ہو گیا۔دروازہ لاک کر کے وہ الماری کے پٹ کھول کر کھڑی ہو گئی۔
www.novelsclubb.com
سٹول کھینچ کر الماری کے سامنے رکھا۔اور اس کے اوپر چڑھ کر الماری کے سب سے اوپری حصے سے سفید رنگ کا کارٹن اتارا اور اسے زمین پر رکھ کر سفید کارپٹ پر بیٹھ گئی۔کارٹن پر نظریں جمائے وہ تنے ہوئے چہرے سے کچھ سوچ رہی تھی۔

"چھوڑو... دراب... چھوڑواسے.... لڑائی نہ کرو۔" اپنا پورا زور لگا کر وہ دو تین لڑکوں سے اکیلے لڑتے بارہ سالہ دراب کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"رداتم درمیان میں نہ آؤ پیچھے ہٹ جاؤ۔" وہ پلٹ کر غصے سے ردا کو دیکھ کر چیخ کر بولا تھا۔ سکول کے میدان میں وہ اکیلا اپنے کئی کاس فیلوز سے لڑ رہا تھا۔ اور باقی طالبعلم تھوڑے فاصلے پر انکے گرد دائرہ بنائے کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ سوائے ردا کے انکو چھڑوانے والا کوئی نہیں تھا۔ دراب مار بھی رہا تھا اور مار کھا بھی رہا تھا۔ ایک لڑکے نے کک ماری جو کہ سیدھا ردا کے پیٹ پر لگی اور وہ زور سے زمین پر منہ کے بل گری۔ اتنے میں دو ٹیچرز بھی آگئی تھیں جنھوں نے ان چاروں لڑتے لڑکوں کو الگ کیا اور کھینچ کر چاروں کو پرنسپل کے آفس لے گئیں۔ اور بچوں کو بھی ڈانٹ کر اپنی اپنی کلاسسز میں جانے کو کہا۔

ردا نے متورم آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ کچھ بچے اسے دیکھ کر ایک دوسرے کی جانب ہنس کر اشارے کر رہے تھے۔ وہ آنسو صاف کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ردا! کیا ہوا ہے؟ رو کیوں رہی ہو؟" اوہان نے گراؤنڈ میں بریک ٹائم ختم ہو جانے کے باوجود رش دیکھا تو اسی طرف آگیا۔اس نے دو ٹیچرز کو دراب سمیت تین لڑکوں کو ڈانٹتے دیکھا تو سمجھ گیا یہاں کیا ہوا ہو گا۔ حیرت تو اسے زمین پر بیٹھی روتی ردا کو دیکھ کر ہوئی۔

"کچھ نہیں ہوا۔" اپنے یونیفارم سے مٹی جھاڑتے ہوئے اس نے نم لہجے میں کہا اور اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔اوہان نے پاس کھڑے لڑکے کو روک کر لڑائی کی وجہ پوچھی۔اپنی کلاس میں قدم رکھنے سے پہلے زینوں پر کھڑے اس نے پلٹ کر ایک نظر اوہان کی جانب دیکھا جو وہاں کھڑے لڑکوں سے کوئی بات کر رہا تھا۔وہ خاموشی سے اپنی کلاس میں چلی گئی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ ہینگرز پر لٹکے کپڑوں کو بہت توجہ سے دیکھ رہی تھی۔سادہ سے لباس میں ملبوس دوپٹے کو بہت سلیقے سے سر پر ٹکائے وہ وہاں موجود عورتوں سے منفرد لگ رہی

تھی۔جو بھی سوٹ اسے پسند آتا اس میں یقیناً ایسا کچھ ضرور ہوتا جو زرش کے لیے ناقابل قبول ہوتا۔وہ منہ بنائے ہر سوٹ کو ریجکٹ کرتی چلی جا رہی تھی۔

"زرش کچھ پسند آیا؟" مائرہ کے پوچھنے پر اس نے منہ بنا کر نفی میں سر کو جنبش دی۔

"اس سوٹ میں کیا برائی ہے؟ دیکھو کتنا خوبصورت ہے اور انگیجمنٹ کے فنکشن کے لحاظ سے بالکل پرفیکٹ،نہ سمپل ہے اور زیادہ ہیوی بھی نہیں ہے۔اور تم پر اچھا بھی لگے گا۔" مائرہ نے سامنے لٹکے ہینگر جس پر لائیٹ پنک کلر کے بہت خوبصورت کیپری شرٹ لٹکے تھے اس پر گولڈن ایمبرائیڈری کا کام تھا اٹھا کر اس سے سوال کیا۔مائرہ کی آنکھوں میں اس ڈریس کے لیے پسندیدگی تھی پسند تو زرش کو بھی آیا تھا مگر اسکی نظریں اسکے جالی دار بازوؤں پر ٹکی تھیں جو کہ اتنے باریک تھے کہ نہ ہونے کے برابر تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پسند!" زرش ناک چڑھا کر کہہ کر رخ موڑ گئی تھی۔اور مائرہ نے غصے سے اسکی جانب دیکھا۔

"یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھو کچھ تو لے لو۔یہ ساتویں دکان ہے اور تمہیں کچھ پسند ہی نہیں آرہا۔" مائرہ چڑ کر بولی تھی۔شبانہ بیگم کچھ فاصلے پر موجود بیڈ شیٹس کی دکان پر مصروف تھیں اسی لیے انہوں نے زرش کے ساتھ مائرہ کو بھیج دیا کہ وہ کچھ خرید لے۔

"میں عید والا ڈریس ہی پہن لوں گی۔" آخر کار وہ جو حل نکال سکی تھی وہ اسنے نکالا۔یہ تو طے تھا کہ وہ اپنے مزاج کے خلاف کوئی کپڑا نہ خریدے گی نہ پہنے گی۔ پہننا تو اس نے عید والا بھی نہیں تھا لیکن مائرہ کا غصہ دیکھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"زرش بہن ہو تم میری اور میری منگنی پر وہ سوٹ پہنو گی جو آدھی برادری نے دیکھا ہوا ہے؟ عقل پتہ نہیں کہاں بیچ آئی ہو۔" مائرہ کرخت لہجے میں بولی تھی اب

وہ زرش کے نکھروں پر بے زار سی ہو رہی تھی۔ زرش نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر مائرہ نے ٹوک دیا۔

"میں یہ ہی خرید رہی ہوں۔" مائرہ کہہ کر ہینگر پکڑے کاؤنٹر کی جانب بڑھی تھی۔ اور وہ ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اسکے پیچھے۔

"مائرہ! بس پندرہ منٹ دے دو۔ وعدہ کرتی ہوں ضرور کچھ پسند کر لوں گی۔" مائرہ کو روک کر وہ تیزی سے بولی تھی۔ مائرہ نے اسے گھورا۔ فلحال وہ اسکی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔ تو نظر انداز کرتے ہوئے کاؤنٹر کی جانب بڑھی تبھی اسکے موبائل کی بیل بجی۔ فیض کا نمبر دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرائی۔ اور کال اٹینڈ کرنے سے پہلے وہ سوٹ زرش کے بازوؤں میں پٹخا۔

www.novelsclubb.com

"صرف پندرہ منٹ ہیں، اس سے ایک منٹ بھی زیادہ نہیں۔" اسے وارن کرتے ہوئے وہ دکان میں لگے قدرے کونے پر پڑے صوفوں کی جانب بڑھ گئی۔ زرش نے سکھ کا سانس لیا۔ آج پہلی دفعہ فیض بھائی کا اسکی بہن کو فون آنا اسے برا نہیں لگا

تھا۔وہ الجھی ہوئی اب ہر ریک پر رک رک کر کچھ ایسا ڈھونڈ رہی تھی۔جو اسکے مزاج کے خلاف بھی نہ ہو اور منگنی کی مناسبت سے بھی ہو۔اور آخر کار اسے لیونڈر کلر کی پیروں کو چھوتی میکسی نظر آئی۔اس پر سفید کروشیا کا کام ہوا تھا۔اسکے بازو مکمل تھے۔اگر کچھ قابلِ اعتراض تھا تو وہ اسکا گہرا گلا۔لمحوں میں اسکا منہ لٹکا تھا۔

"کیا زمانہ آگیا ہے۔شریف لوگوں کو تو مر ہی جانا چاہیے۔مجال ہے ایک بھی سوٹ پہننے کے قابل ہو۔کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس ملک کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی ہے؟ جہاں مارکیٹس میں ایک سوٹ بھی حیادار نہیں۔" وہ حد سے زیادہ بدمزہ ہوئی تھی۔

"میم! کین آئی ہیلپ یو؟" پاس کھڑی اس دکان کی فیمیل ورکر اسکی بڑبڑاہٹ سن کر اس کی جانب بڑھ کر بولی تھی۔زرش نے اسکی جانب چونک کر دیکھا تھا۔

"نو! ایم اوکے!" وہ زبردستی مسکرا کر بولی تھی۔

"آپ کو کس ایونٹ کی مناسبت سے ڈریس خرید نا ہے؟" زرش کے انکار کو اسنے نظرانداز کیا تھا۔وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اس لڑکی کو ہر ریک کے قریب رک کر بڑبڑاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"انگیجمنٹ!"

"پھر تو میم یہ ڈریس بالکل پرفیکٹ ہے۔" اس لڑکی نے سامنے لٹکے لویندر کلر کے ڈریس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے خوش مزاجی سے کہا۔

"جانتی ہوں۔پر..." زرش کو سمجھ نہ آئی کہ وہ اپنا مسئلہ کیسے بیان کرے کیونکہ جو کوئی بھی اسکی فرمائشیں سنتا یا تو ہنستا یا پھر اسے بوڑھی روح کا خطاب دے کر سائیڈ پر ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"میم اگر آپ کو کلر پسند نہیں تو میں آپ کو مختلف کلرز دکھا دیتی ہوں۔"

"نہیں کلر نہیں اسکا گلا۔کیا یہ گلا چھوٹا نہیں ہو سکتا؟" زرش نے اسکے گہرے گلے کی جانب منہ بنا کر ناپسندیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔جب کہ وہ لڑکی بری طرح

ٹھٹھکی تھی اسے اب اس کے ہر سوٹ کو ریجکٹ کرنے کی اصل وجہ سمجھ آئی تھی۔

وہ جلدی سے سنبھلی اور مسکرائی۔

"میم یہ تو فیشن.."

"آپ مجھے بس اتنا بتادیں کہ کوئی ایسا ڈریس نہیں ہے جسکے بازو مکمل، گلہ گہرا نہ ہو۔اور پاجامہ بھی تنگ اور چھوٹا نہ ہو۔اور دوپٹہ بھی باریک نہ ہو۔"زرش کی نئ فرمائشوں پر اس ورکر کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔شاید اسکے جاب پیریڈ میں یہ پہلی لڑکی تھی جسکی فرمائشیں ہی انوکھی تھیں۔وہ ورکر اس دفعہ مسکرا بھی نہ سکی۔

"میم !ایسا ڈریس تو آپ کو کہیں نہیں ملے گا کم از کم لاہور میں تو نہیں۔آپ صرف ٹیلر سے ہی سلوا سکتی ہیں۔"وہ ورکر بامشکل مسکرا کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر ٹیلر سے سلوانے کا ٹائم ہوتا تو پاگل تو نہیں ہوں جو یہاں سر پھوڑ رہی ہوتی۔"

وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔

"میم! اگر اس ڈریس کا مسئلہ صرف یہ گلہ ہے تو آپ اسکے ساتھ حجاب کیری کر سکتی ہیں۔ سارا گلہ چھپ جائے گا۔ اور ویسے بھی حجاب تو آج کل ٹرینڈ میں ہے۔" اس ورکر نے کچھ سوچ کر اس کے مزاج کے مطابق پر جوش ہو کر مشورہ دیا۔ جبکہ زرش چونکی تھی۔ حجاب تو اس نے کبھی نہیں کیا تھا پھر اب؟ لیکن اس وقت اسے حجاب ہی بہتر آپشن لگا۔

"ٹھیک ہے پھر آپ مجھے اس سے ملتا جلتا کوئی سٹولر بھی دے دیں۔" وہ سارے وقت میں پہلی بار مسکرائی تھی اور ورکر نے سکھ کا سانس لیا آخر کار وہ کلائنٹ کو راضی کرنے میں کامیاب ٹھہری تھی۔

مائرہ اب بھی موبائل پر موجود ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔ بیس منٹ گزر گئے اور اسے پتہ ہی نہ چلا۔ پارسل پکڑ کر وہ مائرہ کی طرف آئی۔ زرش کو دیکھ کر اس نے الوداعی کلمات بولے اور اسکی جانب متوجہ ہو گئی۔

"لے لیا ڈریس؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں پیمنٹ کر دو۔" وہ دونوں کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئیں۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ اپنے کپڑوں کو اپنے سامنے پھیلائے پر جوش سی بیٹھی تھی۔ایک دن چھوڑ کر اتوار کو مائرہ کی منگنی تھی۔کچھ یاد آنے پر وہ تیزی سے اٹھی اور چارجنگ پر لگے لیپ ٹاپ کو اتار کر واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے گود میں کشن رکھ کر اس پر لیپ ٹاپ رکھ کر اسے آن کیا۔

"امل ! یہ مجھے دے دو۔ یہ میری ہے۔" پاس بیٹھا نو سالہ حدید اپنی جڑوا امل کے ہاتھ سے گاڑی (کھلونا) چھینتے ہوئے چیخا تھا۔

زرش نے کروم آن کر کے یوٹیوب آن کی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری کیوں ہے؟ بابا دو گاڑیاں لائے ہیں تو ایک تمہاری اور ایک میری۔" امل نے گاڑی اس کے ہاتھ سے واپس چھینتے ہوئے کہا تھا۔

"تمہارے لیے بھی تو ڈالرز لائے ہیں نا؟اور گاڑیوں سے صرف لڑکے کھیلتے ہیں اس لیے یہ بھی میری ہے۔" حدید بھی ضد پر اڑا ہوا تھا۔ زرش نے انہیں تاسف سے دیکھتے ہوئے کانوں میں ہینڈز فری لگالی۔ وہ اب یوٹیوب پر حجاب ٹٹوریلز دیکھ رہی تھی جبکہ دوسری طرف امل اور حدید ایک دوسرے کے بال کھینچتے ہوئے گتھم گتھا تھے۔ دونوں اپنی اپنی طرف سے مدد کے لیے زرش کو آوازیں دے رہے تھے جبکہ وہ مگن سی لیپ ٹاپ اٹھا کر شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ لیپ ٹاپ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر اب وہ سکارف اٹھا کر اسے بالکل اسی سٹائل میں لینے کی کوشش کر رہی تھی جیسے وڈیو میں دکھایا جا رہا تھا۔ ایک دو کوششوں کے بعد وہ کامیاب ہو ہی گئی اسے اچھے سے لینے میں۔ جبکہ پیچھے ایک صغریٰ جنگ اپنی پوری آب و تاب سے جاری تھی۔ ان دو جنگی سپاہیوں کی چیخیں گھر کے ہر کونے میں گونج رہی تھیں بس زرش کے کانوں تک انہیں رسائی حاصل نہ تھی۔ زرش نے اپنے حجاب کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا اسے اپنا آپ کسی پاکیزہ پری جیسا لگا۔ وہ دلکشی سے مسکرائی ہی تھی کہ کسی کے پیچھے سے پکڑ کر جھنجھوڑنے پر

www.novelsclubb.com

وہ چونکی اور حیرت سے اپنے پیچھے کھڑے اوہان کو دیکھا جو ماتھے پر بل ڈالے اسے گھور رہا تھا۔اسے گڑبڑ کا احساس ہوا تو حجاب ہٹا کر کانوں سے ہینڈ فری اتاری اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔اس کی استفہامیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے اوہان نے سر سے پیچھے کی جانب اشارہ کیا جبکہ ماتھے پر بل ہنوز قائم دائم تھے۔زرش نے اس کے اشارے کے تعاقب پر کمرے میں نظر دوڑائی تو دھک سی رہ گئی۔کچھ دیر پہلے جو کمرہ صاف ستھرا اور پرسکون تھا وہ اب ایک الگ ہی منظر پیش کر رہا تھا۔بیڈ پر موجود تکیے اور کشنز کمرے کی مختلف سمتوں میں فرش بوس تھے اور بیڈ شیٹ تو سرے سے ہی غائب تھی اور دونوں سپاہی سر جھکائے مجرموں کی طرح ایک ساتھ دروازے کی دہلیز پر شرافت سے مضلومیت کا لبادہ اوڑھے کھڑے تھے۔زرش کو انکی مظلومیت کے پس منظر پر اوہان کی ڈانٹ نظر آ گئی۔زرش نے کمرے کا مکمل جائزہ لے کر ساری بات سمجھتے ہوئے گہرا سانس خارج کر کے اوہان کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ دو بچے تمہاری اوتھارٹی میں دیئے تھے تم سے یہ ہی نہیں سنبھالے گئے؟ چیخ چیخ کر دونوں نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا۔" اوہان نے سنجیدگی سے زرش کی جانب دیکھ کر کہتے ہوئے اسے اسکی لاپرواہی کا احساس دلوایا۔

"بچے؟؟؟ اگر یہ بچے ہیں تو کم از کم انسانوں کے ہرگز نہیں لگتے۔ صبح سے انکو سنبھال رہی ہوں بس پندرہ منٹ کے لیے میری نظر کیا ہٹی انہوں نے تو زمین آسمان سر پر اٹھالیا۔" زرش منہ بنا کر ان دو معصوم مجرموں کو گھورتے ہوئے کہہ رہی تھی جنہوں نے صبح سے اسکی زندگی اجیرن کی ہوئی تھی۔

"یار سنبھال لو نا! پرسوں میرا ٹیسٹ ہے یہ پڑھنے ہی نہیں دے رہے اور کل مائرہ کی منگنی ہے۔ پتہ نہیں کیسے ہوگی میری تیاری۔" وہ جھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

مائرہ اور شبانہ بیگم مارکیٹ گئی ہوئی تھیں اور دونوں بچے زرش کی ذمے داری تھے۔ اوہان جو کہ زرش سے دو سال بڑا تھا اسکا ایک دن بعد اینٹری ٹیسٹ تھا۔ جسکے لیے وہ کافی پریشان تھا۔

"ہاں آپ جا کر پڑھیں۔ان دونوں کو میں سنبھالتی ہوں۔" زرش کو وہاں کے ٹیسٹ کا یاد آنے پر اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"پتہ نہیں اس منگنی کی کیا تک بنتی ہے۔پڑھائی والے دن چل رہے ہیں اور ہمارے فیض میاں کو منگنی کا بھوت چڑھ گیا۔" اوہان زمین سے تکیے اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں میرے بھی پیپرز ہیں کچھ دنوں میں اور منگنی کی تیاریوں کی وجہ سے میں پڑھ نہیں پارہی۔" زرش نے الماری سے نئی بیڈ شیٹ نکال کر اسے بچھاتے ہوئے افسردگی سے کہا۔

"تم تیاریاں چھوڑو اور اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔تایا لوگوں کا کیا ہے؟ آئے دن ان کے فنکشنز ختم نہیں ہوتے کل منگنی ہے اور تم دیکھنا شادی سے پہلے سو فنکشنز ہوں گے۔تم بس اپنے پیپرز کی تیاریاں کرو اب یہ سب تو معمول کی بات ہو گی۔"

"ہمم! تبھی بابا نہیں چاہتے تھے کہ مائرہ آپی کا فیض بھائی سے رشتہ ہو۔وہ سب بہت الگ ہیں ہم سے۔" زرش نے کچھ سوچ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! خیر یہ سب چھوڑو میں باہر سے روٹیاں اور کباب لے آیا ہوں تم وہ لگاؤ۔اور تم دونوں شیطان زرا ادھر آؤ تم دونوں کے کان کھینچوں۔" اوہان بیک وقت زرش اور امل، حدید سے بھی مخاطب ہوا تھا جو تب سے اب تک سر جھکائے کھڑے تھے۔زرش انہیں دیکھ کر مسکرا کر باہر نکل گئی۔

"بھیو! میں نے کچھ نہیں کیا۔حدید نے بد تمیزی کی تھی۔" امل اپنی گول مٹول آنکھوں میں دنیا جہاں کے موٹے موٹے آنسو جمع کیے بولی تو آواز میں نمی واضح تھی۔حدید نے سارا الزام خود پر آتا دیکھ کر احتجاج کرنا چاہا لیکن اوہان کی گھورتی نظریں دیکھ کر خاموش ہو گیا۔اوہان کو اپنے سخت رویئے پر افسوس ہوا تو اس نے پاس جا کر امل کو نرمی سے خود سے لگایا اور اس کا سر چومتے ہوئے اسکے آنسو صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چپ میرا بچہ! جب یہ گندا بچہ تنگ کرے آپ مجھے بتایا کرو ہم مل کر خبر لیا کریں اسکی۔اب دیکھو نا اس طرح لڑائی میں آپکے کتنے بال ٹوٹ گئے۔ایسے ہی

بال ٹوٹتے رہے تو آپ تو مائرہ آپی کی شادی تک گنجی ہو جاؤ گی۔"اوہان نے نرمی سے اسے پچکارتے ہوئے اسکے کندھے سے چند ٹوٹے بال اٹھاتے ہوئے افسوس سے کہا۔

"اوکے بھیو!"امل نے مسکرا کر فوراً سر کو اثبات میں جنبش دی۔

" بھیو امل جھوٹ بول رہی ہے۔" حدید نے ہلکا سا احتجاج کرنا چاہا۔

"حدید! بری بات بہنوں کو مارنا اچھی بات نہیں ہے۔جو مسلئہ ہو ہم سے کہا کرو لیکن یوں لڑائی بالکل نہیں۔"اوہان نرمی سے کہتا ہوا امل کو اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔امل پلٹ کر حدید کو زبان دکھا کر چڑانا نہ بھولی تھی۔حدید جو پہلے ہی اپنے ساتھ ہوئی ناانصافی پر دل برداشتہ تھا امل کی آخری حرکت پر چڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تعالٰی! لڑکیاں اتنی چالاک کیوں ہوتی ہیں۔؟"بے بسی سے کمرے سے نکلتے ہوئے وہ ایسے بولا تھا جیسے سینکڑوں لڑکیوں کی چالاکیاں بھگت چکا ہو۔

••••••••••••••••••••••••••••••

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنی بائیں آنکھ پر مسکارا لگا رہی تھی۔ مسکارا بند کر کے اس نے ایک تفصیلی نظر اپنی تیاری پر دوڑائی۔ لوینڈر کلر کی پاؤں کو چھوتی میکسی کے نیچے آف وائیٹ ہیل پہنے سر پر سوبر طریقے سے حجاب ٹکائے دائیں کندھے پر ڈارک پرپل ٹیشو کا ڈبہ ٹکائے وہ بہت منفرد لگ رہی تھی۔ چہرے پر کیا گیا میک اپ قابل ستائش تھا۔ وہ میک اپ میں زیادہ مہارت نہ رکھتی تھی نہ کبھی اس نے بہت ہیوی میک اپ کیا لیکن وہ اگر معمولی سا میک اپ بھی کر لیتی تو وہ اسکی شخصیت اور خوبصورتی کو خوب نکھار دیتا تھا اسی لیے اسکا تھوڑا سا کیا ہوا میک اپ بھی سامنے والے کو تعریف کے لیے مجبور کر دیتا۔

"زرش تیاری مکمل ہوئی نہیں؟ تمہارے بابا آ گئے ہیں۔ نیچے ہارن دے رہے ہیں۔ جلدی چلو۔" نک سک سی تیار شبانہ بیگم کمرے میں آ کر تیزی سے بولی تھیں۔ پھر اسے دیکھ کر دھیما سا مسکرائیں۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" وہ پرجوش سی پلٹ کر پوچھ رہی تھی۔

"ہمیشہ کی طرح بہت پیاری۔" انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"میک اپ اوور تو نہیں لگ رہانا؟" اس نے پریشانی سے ہمیشہ کا کیا جانے والا سوال دھرایا۔

"زرش اتنا لائٹ میک اپ تمہیں اوور لگ رہا ہے؟ چلو جلدی سے جا کر گاڑی میں بیٹھو۔ میں بھی پرس لے کر آتی ہوں۔" وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

زرش نے آئینہ دیکھا وہ واقعی ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ پلٹنے لگی پھر کچھ یاد آنے پر رکی۔

"اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي.

اے اللہ آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے، تو آپ میرے اخلاق بھی اچھے بنا دیجیے۔" زیرِ لب دعا دھرا کر وہ پلٹ گئی۔

چھوٹی چھوٹی دعائیں انہیں انکے والد نے سکھائی تھیں۔اور کوئی بچہ تو نہیں لیکن زرش اپنے والد کی ہر تاکید اور نصیحت سینے سے لگا کر رکھتی تھی پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ انکی سکھائی گئی دعائیں بھول جاتی؟

••••••••••••••••••••••••••••••

انہیں ہال میں پہنچتے پہنچتے کافی دیر ہو گئی کیونکہ راستے میں انکی گاڑی خراب ہو گئی تھی اور مسئلہ کرنے لگ گئی تھی۔وہ مہمانوں میں سب سے آخر میں ہال میں داخل ہوئے تھے۔امل، حدید اور اسکے والدین ہال میں داخل ہوتے ہی پھیل گئے۔ زرش نے ایک تفصیلی نظر ہال میں دوڑائی۔مائرہ اور اسکی کچھ کزنز کو وہاں پہلے ہی سیلون سے پک کر کے ہال لے آیا تھا۔زرش کو بھی شبانہ بیگم سیلون بھیجنا چاہتی تھیں لیکن اس نے انکار کر دیا کیونکہ زرش کے مطابق سیلونز والی پیسے لے کر آپ کو بھوتنی بنا دیتی ہیں۔اسکا کہا غلط بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

ہال کا ماحول کافی خوابناک تھا۔چار پانچ سو گز کا ہال رنگ برنگے برقی قمقموں کی روشنی سے نہایا ہوا تھا۔پورے ہال میں چھوٹے بڑے قمقموں،لیڈ لائٹس،اسپاٹ لائٹس، فلیش لائٹس اور اسی قسم کی درجنوں دوسری لائٹس نصب تھیں جن کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ہال کی چھت شروع سے آخر تک شیشے کے نفیس فانوس سے سجی ہوئی تھی۔ہال کے آخر میں ایک اسٹیج تھا۔اسٹیج کی پچھلی دیوار پھولوں سے لدی ہوئی تھی۔قماش قماش کے رنگ برنگے پھول اور دلنشیں پتے 'کشمیری جنت' کی حسین وادی کا منظر پیش کر رہے تھے۔اسٹیج پر کیا ہو رہا ہے اسکا جیتا جاگتا نظارہ کرنے کے لیے جگہ جگہ ٹی وی سکریز نصب کی گئی تھیں جہاں سے تمام مہمان آرام سے بغیر اسٹیج پر رش کیے منگنی کی رسم دیکھ سکتے تھے۔اسٹیج کی جانب بڑھتے ہوئے زرش کو بہت اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس ہال میں آخر ایسا کیا ہے جو دو گھنٹوں کی رسم کے لیے اسکے باپ نے دس لاکھ بھرے ہیں۔ایک لمحے کے لیے اسکا دل بجھ گیا۔کتنی مشقت سے اسکا باپ کماتا ہے اور وہ کس طرح ضائع ہو رہے ہیں۔کم از کم زرش کو تو وہ رقم ضائع ہوتی ہی محسوس ہوئی۔

"میں اپنی شادی پر بالکل بھی اتنا خرچہ نہیں ہونے دوں گی جتنا مائرہ آپی کروا رہی ہیں۔اور نہ فضول کے منگنی جیسے ایونٹس رکھنے دوں گی۔ حرام نہیں کماتے میرے بابا! کاش یہ بات مائرہ اور امی کو بھی سمجھ آجائے کہ دکھاوے کی خاطر بابا کی کمر توڑنے سے نقصان صرف ہمارا ہی ہے۔" دکھ سے سوچتے ہوئے وہ اسٹیج کے دائیں جانب پڑے صوفے کے کونے پر ٹک گئی۔ہال دیکھ کر اسکا دل خراب ہو گیا تھا اس پر مزید مہمانوں کی زیب و آرائش۔اسکی تائی کا تعلق ایلیٹ خاندان سے تھا اسی وجہ سے انکی جانب سے آئی مہمان عورتوں کے لباس کافی مورڈرن جبکہ زرش کی نظر میں قابل اعتراض تھے۔بڑی عمر کی عورتیں جنہوں نے ساڑھیاں پہنی ہوئی تھیں انکا بلاؤز ضرورت سے زیادہ چھوٹے اور گلے گہرے تھے۔ساڑھی کے پتلے پلو جسم کی نمائش کر رہے تھے نوجوان لڑکیوں کا لباس بھی نا قابل دید تھا۔زرش نے منہ پھیر کر دل میں استغفار پڑھا۔مائرہ اس خاندان کا حصہ بننے جا رہی تھی کب تک وہ ایسے لوگوں میں رہ کر بابا کی پڑھائی باتوں کو یاد رکھ پائے گی؟ زرش کا دل دکھا تھا اسے ایک بار پھر مائرہ کا فیصلہ غلط ہونے کا شدت سے احساس ہوا تھا۔اگر

www.novelsclubb.com

مائرہ فیض بھائی کے لیے اپنی پسندیدگی کا اظہار نہ کرتی اور نہ اس رشتے پر ضد کرتی تو بابا کبھی بھی اس رشتے کے حق میں نہ تھے۔بے شک فیض انکا سگا بھتیجا تھا لیکن وہ لوگ انکے ہم پلہ نہ تھے۔ فیض بھائی کی جانب سے مائرہ کا رشتہ مانگنے پر اور امی اور مائرہ کی ضد پر ابو کے پاس اور کوئی راستہ نہ تھا سوائے سر جھکانے کے۔جب بیٹی باپ کے سامنے خود آکر کہہ دے کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کرے گی، آپ میری خوشیوں کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔اسکے بعد کس باپ میں ہمت رہ جاتی ہے اپنی اولاد کا فیصلہ خود کر سکے ؟

ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ہال کی بیشتر لائٹس آف کر دی گئیں۔اسٹیج کے بالکل اوپر سے ہال کے دروازے تک روشنی بکھیرتی ایک اسپاٹ لائٹ روشن ہوئی تو معلوم ہوا اس لائٹ کے کنارے پر فیض بھائی اور مائرہ حال میں داخل ہو رہے ہیں۔زرش صوفے سے اٹھ کر انکی جانب دیکھنے لگی۔ فیض بھائی تو ہینڈسم تھے ہی لیکن مائرہ بھی کسی قوہ قاف کی پری سے کم نہ لگ رہی تھی۔انکی اینٹری پر ہال میں موسیقی کی لہر دوڑ گئی۔ موسیقی کا سحر، دھیمی دھیمی لائٹس، ٹھنڈی فضاء،

www.novelsclubb.com

رنگوں اور روشنوں کی نہ تھمنے والی قوس و قضا یہ سب کچھ خوابناک ہی تو تھا۔ جیسے ہی اسٹیج پر چڑھتے ہوئے فیض بھائی نے مائرہ کی جانب ہاتھ بڑھایا تو پورا ہال تالیوں اور ہاؤٹنگ سے گونج اٹھا۔مائرہ بلش کرتے ہوئے مسکرادی تھی۔

○○

"حد ہے لڑکی! میں پاگل تمہیں پورے ہال میں ڈھونڈ رہی ہوں اور تم پتہ نہیں کن خیالوں میں گم ہو۔"آمنہ کی آواز اسے ماضی سے حال میں کھینچ لائی تھی۔آمنہ کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے خوشگوار سی حیرت ہوئی وہ جہاں تھی وہیں بیٹھی رہ گئی۔

"آمنہ تم کب آئی کویت سے ؟اور بتایا بھی نہیں.."وہ حیرت اور اپنائیت سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا کیسا لگا میرا سرپرائز؟"آمنہ کے ہنس کر کہنے پر زرش نے کھڑے ہو کر اسکے کندھے پر ہلکا سا مکہ جڑا۔

"بہت بری ہو تم۔ پتہ ہے جب پھپھو نے فون پر بتایا کہ تمہارے پیپرز ہیں اور تم نہیں آؤ گی تو مجھے کتنا برا لگا تھا۔" وہ اب اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

"ہاں ایسا تو میں نے ہی امی کو بولنے کو کہا تھا آخر تمہیں سرپرائز دے کر تمہارے چہرے کی خوشی بھی تو دیکھنی تھی۔" آمنہ مسکرا کر بولی تھی۔ وہ زرش کی ہم عمر پھوپھی زاد کزن تھی جس سے وہ بچپن سے ہی بہت اٹیچ تھی۔ اسکے کویت ہوتے ہوئے بھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت قریب تھیں۔ جب وہ چھوٹے ہوتے تھے تو پھپھو اور ان کے بچے ہر سال پاکستان آتے لیکن جب سے ان کے بچے پڑھائی میں مصروف ہو گئے تو وہ صرف خاص خاص موقعوں پر ہی آتے ہاں البتہ پھپھو ایک دو سال بعد چکر ضرور لگا جاتیں۔ پھپھو پاکستان میں زیادہ وقت ان کے تایا جان کے گھر گزارتی تھیں کیونکہ وہی وہ گھر تھا جہاں سب بہن بھائیوں کا بچپن گزرا تھا اسی لیے انہیں اس گھر سے زیادہ انسیت تھی جبکہ احمد اور آمنہ زیادہ وقت نعیم ماموں (زرش کے والد) کے گھر گزارتے۔

www.novelsclubb.com

"بہت بری ہو تم۔ تمہیں پتہ ہے میں کئی دنوں سے اداس ہوں کہ تم تو آؤ گی ہی نہیں تو میں کیسے انجوائے کروں گی۔" زرش منہ بنا کر بولی تھی۔

"نخریلی ساسوں کی طرح شکوے بعد میں کرنا پہلے مجھ سے مل تو لو۔" آمنہ کے بازو پھیلا کر کہنے پر وہ مسکرا کر اسکے گلے لگی تھی۔ وہ دونوں تین سال بعد مل رہی تھیں۔ دونوں کی دوستی تو بچپن سے مثالی تھی وہ ہمیشہ سے ایک دوسرے سے ہر خوشی ہر دل کی بات بانٹتی آئی تھیں۔ لیکن پچھلے کچھ سالوں سے جہاں دونوں کی زندگی مصروف ہوئی تو درمیان میں غیر محسوس سا فاصلہ آ گیا تھا۔ لیکن اتنے سالوں بعد ایک دوسرے کو آمنے سامنے دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کبھی درمیان میں کوئی فاصلہ آیا ہی نہ ہو۔ آمنہ کے آنے سے زرش کے دل کی دنیا ایک دم سے ہی بدل گئی تھی۔ جہاں پہلے وہ خاموشی کا لبادہ اوڑھے بیٹھی تھی وہیں وہ اب خوب چہک رہی تھی۔

وہاں جہاں اسکے سارے کزنز ہنسی مزاق میں مائرہ اور فیض کی ٹانگیں کھینچ رہے تھے وہیں وہ خاموشی سے ایک طرف کھڑی مسکراتے ہوئے انکے ہلکے پھلکے مزاق انجوائے کر رہی تھی۔

منگنی کا فنکشن زور و شور سے جاری تھا۔ وہ اپنے تمام کزنز کے ساتھ سٹیج پر موجود تھی۔ انگوٹھی پہنانے کی رسم کچھ دیر پہلے ہی ادا کر دی گئی تھی۔ وہاں کھڑے کھڑے اسکی نظر سٹیج سے کچھ دور کھڑے نعیم صاحب پر گئی وہ اپنے بڑے بھائی سے بات کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ انکی مسکراہٹ کے باوجود انکی آنکھوں میں کوئی ایسا تاثر ضرور تھا جسے دیکھ کر وہ ٹھٹھکی تھی۔ اپنے والد کی آنکھوں میں چھپی اداسی دیکھ کر اسکی مسکراہٹ بھی غائب ہو گئی تھی اب وہ سپاٹ چہرے سے اپنے والد کی جانب یک ٹک دیکھے جا رہی تھی اور دل چاہ رہا تھا کہ کاش پاس کوئی جادو کی چھڑی ہوتی تو لمحوں میں انکی اداسی غائب کر دیتی۔ اسکی والدہ اسکی تائی کے ساتھ الگ الگ ٹیبلز پر جا کر مہمانوں سے مل رہی تھی۔ زرش ایک نظر سٹیج پر موجود لوگوں پر ڈال کر نیچے اتر آئی۔ نا جانے وہ حساس زیادہ تھی یا اپنے والد سے محبت

www.novelsclubb.com

زیادہ تھی جو انکی مسکراہٹ کے پیچھے چھپی اداسی دیکھ کر وہ اداس ہو گئی تھی۔ایک دم سے ماحول سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔

وہ نظریں جھکائے اپنے پاؤں کی انگلیوں پر نظریں جمائے چلتی جا رہی تھی اور زہن مختلف سوچوں میں غلطاں تھا۔ نعیم صاحب مائرہ کی شادی اپنے کسی قریبی دوست کے بیٹے سے کرنا چاہتے تھے وجہ نہ تو کوئی جائیداد یا اعلیٰ نسب تھی بلکہ وجہ اس لڑکے کا اخلاق، اسکی دین سے محبت تھی۔ کسی شعور رکھتے باپ کے لیے وہ بیٹی کے لیے بہترین انتخاب تھا وہ چاہتے تھے کہ انکی بیٹیاں ایسے گھروں میں جائیں جہاں دولت کی بجائے اللہ کی پرستش کی جائے۔ لیکن مائرہ اور اسکی والدہ نے اس رشتے کو بری طرح ٹھکرایا تھا۔ نعیم صاحب نے بیٹی کی خوشی کی خاطر خاموشی اختیار کر لی۔ اب جو چیز انکی پریشانی کا باعث تھی وہ انکے بھائی کے گھر کے انداز و اطوار تھے جسکی مائرہ ہرگز عادی نہ تھی۔ زرش حیران تھی کہ اپنے باپ کی پریشانی اگر وہ انکے بغیر

www.novelsclubb.com

کہے بھانپ لیتی ہے تو مائرہ کیوں نہیں سمجھتی؟ یا سب سمجھتے ہوئے وہ اپنی خواہشات کی خاطر انجان بن جاتی ہے؟ اس سے پہلے کہ وہ اپنے بابا کے پاس جاتی اسکی تائی جان نے اسے آواز دے کر بلا لیا۔

"جی یہ بھی مائرہ کی بہن ہے۔" تائی جان کے تعارف پر اس نے سلام کیا۔

"اسلام علیکم!"

انکے ساتھ کھڑی عورت نیم برہنہ ساڑھی ملبوس کیے کھڑی تھی۔ شرم سے زرش کی نظریں جھک گئیں۔

"وعلیکم! یہ تو مائرہ سے بالکل مختلف ہے۔" اس عورت نے زرش کو جواب دینے کے ساتھ اسکی تائی کو بھی مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہا.. ! اس عمر میں لڑکیوں کو کہاں پہننے اوڑھنے کی تمیز ہوتی ہے۔ تھوڑی اور بڑی ہو گی تو مائرہ کی طرح یہ بھی گروم کر جائے گی۔" اسکی تائی کا ہلکے پھلکے انداز

میں دیا گیا جواب اسکا دل دکھا گیا تھا۔اسے اس قسم کی محفلیں خاص اس لیے بھی نا پسند تھیں کہ اس کے حلیے کا ہمیشہ یوں ہی مزاق اڑایا جاتا۔

"ردا بھی تو اسی کی عمر کی ہے لیکن اعلیٰ ذوق ڈریسنگ میں اس نے بڑی بڑی ماڈلز کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔" وہ عورت فخریہ انداز میں بولی تو زرش کی نظر بے اختیار دور کھڑی ردا پر گئی جو سکن کلر کی سلیوٴلیس شرٹ کے نیچے تنگ گھٹنوں سے پانچ انچ اونچا کیپری پہنے ڈوبٹے سے بے نیاز قیامت بنی کھڑی تھی۔ہال میں موجود بہت سی نظریں اسی کا طواف کر رہی تھیں وہ تھی بھی تو انتہا کی خوبصورت اوپر سے ایسا حلیہ۔آخر کون اور کیونکر اسے نہ دیکھے؟

"ہاہاہا!ردا کی بات ہی نا کریں اسکا کسی سے کیا مقابلہ؟آخر ایک جانی مانی ماڈل کی بھتیجی ہے۔" اسکی تائی خوشامدی انداز میں بولی تھیں۔زرش کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ساتھ والی عورت کوئی اور نہیں بلکہ ردا کی ممانی ہی ہے جسکی خوبصورتی اور اعلیٰ

www.novelsclubb.com

ڈریسنگ کی تعریفیں کر کر رد ا کبھی نہ تھکتی تھی۔زرش انکو گفتگو کرتا چھوڑ کر سائڈ سے نکل گئی اب اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

"مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ آپ نے دراب کے لیے اسے چنا ہے؟"زرش کو جاتا دیکھ کر وہ افسوس سے بولی تھیں۔

"میں نے کیا خاک چنا ہے؟ یہ سارا کارنامہ میرے شوہر کا ہے نا جانے کہاں سے بھتیجیوں کی سالوں کی سوئی ہوئی محبت جاگ گئی کہتے ہیں کہ دونوں میرے گھر آئیں گی۔چلو مائرہ کو تو میں نے برداشت کر لیا پتہ نہیں اسے کیسے کروں گی؟ عجیب بے رنگ سی لڑکی ہے۔مجھے یقین ہے دراب بھی کبھی نہیں مانے گا۔اس کے سٹینڈرڈ کا پتہ تو ہے۔ہر چیز اسے اعلیٰ اور بہترین چاہیے ہوتی ہے۔اسی وجہ سے میں بھی بے فکر ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ہمارا دراب ہے بھی تو ہیرا۔میں تو کہتی ہوں کہ وہ فیض کی طرح یہاں اپنی قسمت نہ پھوڑے۔بلکہ باہر ہی شادی کرے کسی اپنے اسٹیٹس کی لڑکی سے۔بلکہ

میری نظر میں دو تین لڑکیاں ہیں بھی میں چاہتی تھی کہ دراب سے متعارف کرواؤں لیکن وہ کوئی انٹرسٹ ہی نہیں لیتا جب سے ہمارے گھر سے اپنے ذاتی گھر میں شفٹ ہوا ہے سارا وقت گھر کے کاموں میں یا یونیورسٹی میں ہی الجھا رہتا ہے۔"

"ہاہاہا فکر نہ کرو۔ تھوڑا سنجیدہ مزاج ہے اسی لیے۔ یہاں شادی نہیں کرے گا اتنا تو میں اپنے بیٹے کا مزاج جانتی ہوں۔ بہت سٹینڈرڈ کا نشیس ہے۔" وہ ہنسی تھیں۔

ооооооооооооооооооооооооооооооооооооооо

تیزی سے سٹیج سے اترتے ہوئے وہ کسی دیوار سے شخص سے ٹکرانے پر گر بڑائی۔ اسکی نازک ناک مقابل کے چوڑے مظبوط سینے سے ٹکرا کر لال ہوئی اور آنکھوں میں لمحوں میں پانی آیا تھا۔اس نے آنکھیں اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا تو دراب (ماموزاد) اپنی تمام تر وجاہت لیے سامنے کھڑا تھا جو ماتھے پر شکنیں ڈالے اسے پر سوچ نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"سوری! وہ میرا دھیان نہیں تھا۔" اخلاقیات کو سامنے رکھتے ہوئے آمنہ معذرت کرتے ہوئے ایک طرف بڑھ گئی۔ غلطی اسکی ہی تھی جو تیزی سے چلی جا رہی تھی اسی لیے اس نے معذرت کرنا بہتر سمجھا۔ اسکی نظر احمد پر تھی جو سارہ بیگم کے پاس کھڑا کچھ کہہ رہا تھا۔

"آمنہ ؟.... رائٹ ؟.. تم آمنہ ہی ہو نا؟ سارہ پھوپھو کی بیٹی ؟" وہ پیچھے سے اسکے سامنے آکر پوچھ رہا تھا۔

"ہمم !" اس نے یک لفظی جواب دیا۔ اسکے سامنے آنے پر اسے ناگواری آئی تھی۔ لیکن تمام تر ناگواری کے باوجود اس نے چہرے پر کوئی تاثر نہ آنے دیا۔

"ارے واہ! تم تو بالکل بدل گئی ہو۔ بچپن میں تو بہت موٹی ہوتی تھی اب خوبصورت ہو گئی ہو۔" اسکا بے تکلفی سے بولا گیا فقرہ آمنہ کو بہت ناگوار گزرا تھا۔ لیکن وہ اسے کزن سمجھ کر خاموش ہو گئی تھی اور کزنز میں بے تکلفی انکے خاندان میں عام بات تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہی ہو؟ تم اور ردا ہم عمر ہو نا؟ وہ ایف ایس سی میں ہے تو تم بھی ایف ایس سی میں ہی ہو گی؟" اسکے اگلے سوال پر آمنہ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف سر کو اثبات میں جنبش دی تھی۔

"تم کیا بولتی نہیں ہو؟" اسکے اگلے سوال پر آمنہ نے اسے غصے سے دیکھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اسکا یہ کزن جو کبھی کسی کو اپنے برابر نہ سمجھتا آج اپنا وقت اس پر کیوں ضائع کر رہا تھا۔

"مجھے جلدی ہے۔" وہ کہہ کر وہ سائڈ سے نکل گئی۔

اسکے اتنے دوٹوک انداز میں کہہ کر نکل جانے پر دراب نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا۔ چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری تھی۔

www.novelsclubb.com

"انٹرسٹنگ گرل!" بے آواز کہہ کر وہ سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔ دراب پاکستان بہت کم رہا تھا۔ بارہ سال کی عمر میں وہ باہر اپنے ماموں کے پاس چلا گیا تھا پڑھائی کے لیے۔

اور پاکستان صرف ایک دو بار ہی آیا تھا۔آمنہ کو نہیں یاد تھا آخری بار وہ اپنے اس کزن سے کب ملی تھی۔

"امی مائرہ آپی کو گفٹ میں دوں گی،احمد نہیں۔"وہ تیزی سے احمد کے ہاتھ سے گفٹ جھپٹتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں میں دوں گا۔"

"کیوں خریدا میں نے ہے نا!تو میں دوں گی۔"وہ احند کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تھی۔

"لڑو نہیں!دونوں مل کر دے دینا۔"سارہ پھوپھو ضبط سے بولی تھیں۔

"نہیں!اس طرح میری تصویر نہیں اچھی آئے گی۔"آمنہ منہ بنا کر بولی تھی۔

ان دونوں کی ختم نہ ہونے والی جنگ چھڑ چکی تھی۔

منگنی کے بعد پھوپھو احمد اور آمنہ انہی کی طرف انہی کے ساتھ آ گئے تھے۔آمنہ کی وجہ سے زرش خوش تھی۔وہ باتیں وہ اداسی کچھ ہی لمحوں کے بعد اپنا اثر زائل کر گئی تھیں۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ مسکراتا ہوا گھر میں داخل ہوا تو کچن میں کام کرتی خدیجہ بیگم تیزی سے اسکی جانب بڑھی تھیں۔خدیجہ بیگم کو دیکھ کر اس نے ادب سے انکو ساتھ لگا کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! کیسا ہوا ٹیسٹ؟" وہ بے تابی سے پوچھتی ہوئی مستقیم کو دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"جب ماں کی دعائیں ساتھ ہوں تو کیسا ہوتا ہے پیپر؟" وہ عقیدت سے اپنی ماں کا ماتھا چومتے ہوئے ہمیشہ کا دہرایا جانے والا فقرہ دہرا گیا تھا۔اور خدیجہ بیگم دل سے سرشار ہو گئی تھیں۔

"اچھا اب کھانا ملے گا؟ پیٹ میں چوہوں نے دوڑیں لگائی ہوئی ہیں۔ چیخ رہے ہیں کہ آج ہمیں مسز جبرائیل کے ہاتھ کا پلاؤ کھانا ہے۔" اسکے ڈرامائی انداز میں کہنے پر وہ ہنسی تھیں۔

"تو تمہیں خوشبو آ گئی پلاؤ کی؟"

"صرف خوشبو نہیں آئی، ٹیسٹ سینٹر سے نکلتے ہی دل نے پہلی دعا کی تھی کہ آج امی نے پلاؤ بنایا ہو۔" وہ برآمدے میں بچھی چارپائی پر لیٹتے ہوئے پر جوش سے انداز میں بولتا ہوا خدیجہ بیگم کو نو سالہ مستقیم لگا تھا۔ جو ہمیشہ آخری پیپر دے کر اپنی ماں کے ہاتھ کے پلاؤ کی دعا کرتا تھا۔ اور خدیجہ بیگم نا صرف اسکے آخری پیپر کے دن بلکہ ہر جمعے اس کے لیے خاص پلاؤ بناتی تھیں۔ یہ انکا اپنا انداز تھا محبت ظاہر کرنے کا۔

www.novelsclubb.com

خدیجہ بیگم مسکرا کر اسے دیکھتی کچن میں چلی گئی تھیں۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"بھائی! کیسا ہوا ٹیسٹ؟" اسکے گھر کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی زرش نے سلام کے بعد بے تابی سے ہیلمٹ پکڑتے ہوئے پہلا سوال کیا تھا۔ اوہان کو اسکے انداز پر ہنسی آئی تھی جسے وہ چھپا گیا تھا۔ اسے پتہ تھا زرش کو خود سے زیادہ اسکی فکر ہوتی تھی۔

"نا ہی پوچھو!" سلام کا جواب دے کر وہ افسردگی سے کہتا ہوا اسکے سر کے بال دائیں ہاتھ سے بگاڑ کر سائیڈ سے آگے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ ہمیشہ جب بھی شرارت کے موڈ میں ہوتا یوں ہی کرتا لیکن اسکا افسردہ چہرہ دیکھ کر زرش کو کچھ یاد رہتا تو ہی۔

"اوہان؟ کیا اچھا نہیں ہوا ٹیسٹ؟" اسے لاؤنج کے صوفے پر پھپھو اور امی سے سلام کے بعد پیار لے کر بیٹھتے دیکھ کر وہ پاس بیٹھتے آہستگی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زرش پہلے بھائی کو پانی تو لا کر دو۔ تھکا آیا ہے آتے ہی سوال جواب شروع کر دیے۔" شبانہ بیگم کے کہنے پر وہ فوراً کچن کی جانب بڑھی تھی۔

"کیسا ہوا بیٹا پیپر؟" پھپھو کے پوچھنے پر وہ مسکرایا۔

"الحمداللہ! بہت اچھا ہو گیا پھوپھو! بس دعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔" اسکے کہنے پر پھوپھو اور شبانہ بیگم مسکرادیں اور پھر پھوپھو مائرہ کے جہیز کے کپڑوں کی جانب متوجہ ہو گئیں جو شبانہ بیگم پھیلا کر بیٹھی تھیں۔اوہان اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔زرش لاؤنج میں اوہان کو نہ پا کر اسکے کمرے کی جانب ہی ملک شیک لے کر چل دی جو اس نے تھوڑی دیر پہلے سب کے لیے بنایا تھا۔اوہان اب وارڈروب کے سامنے کھڑا پہننے کے لیے کوئی ڈھیلی ڈھالی شلوار قمیض نکال رہا تھا جب وہ دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی۔اوہان نے اسکے ہاتھ سے ملک شیک پکڑتے ہوئے اس کے افسردہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی چھپائی۔

"اوہان بھائی! آپ پریشان نہ ہونا۔مائرہ آپی کی منگنی کی وجہ سے آپکو ٹائم بھی تو نہیں ملا تھا ناپڑھنے کا۔" زرش بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی پشت پر نظریں جمائے بھیگے سے لہجے میں بولی تھی۔پتہ نہیں اسے تسلی دے رہی تھی یا خود کو۔

www.novelsclubb.com

"ہوں!" اوہان نے ملک شیک ختم کرتے ہوئے بس اتنا ہی کہا تھا لیکن چہرے پر شرارت واضح تھی زرش توجہ دیتی تب ہی نا۔

"ای-کیٹ نا سہی تو کوئی اور سہی۔ ابھی تو این-ٹی-ایس، یو-سیٹ اور بھی بہت سے ٹیسٹ ہونے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں اگلی بار آپکا ٹیسٹ بہت اچھا ہو گا۔" زرش کے بھیگے لہجے میں اب امید ابھری تھی۔ اوہان اسے دیکھ کر یک دم ہنس دیا۔ پتہ نہیں وہ اس کے معاملے میں اتنی حساس کیوں تھی لیکن جو بھی تھا اوہان کو اپنی یہ بہن خود کے لیے پریشان ہوتی ہوئی ہمیشہ ہی پیاری لگتی تھی۔

اوہان کے ایک ہنسنے پر زرش نے پہلے الجھ کر اور پھر خفگی سے اسکی جانب دیکھا تھا، اسے اب اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ایک بار پھر اپنے بھائی کی محبت میں اسی کے ہاتھوں بیوقوف بن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت برے ہیں آپ۔" وہ خفگی سے کہتی بیڈ سے اٹھی تھی جب اوہان نے بھاگ کر اسے پکڑ کر خود سے لگایا۔

"اور تم ہمیشہ کی طرح بہت پیاری!" وہ اسے بیوقوف بنا کر یوں ہی لمحوں میں اسکی ناراضگی دور کر دیتا تھا۔

"میری بھولی بہن! بہت اچھا ہوا ہے ٹیسٹ۔ جب میری اتنی محنت اور میری جھلی کی اتنی دعائیں ساتھ تھیں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ٹیسٹ اچھا نا ہوا ہو۔" وہ اسے الگ کر کے بولا تھا اور زرش نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

"باقی سب کہاں ہیں؟"

"فیض بھائی کے ساتھ لنچ پر گئے ہیں۔" اوہان کے سوال پر اس نے کہا۔

"کون کون گیا ہے۔" "تایا جان کی طرف سے فیض بھائی، دراب اور ردا، پھوپھو کی طرف سے آمنہ اور احمد دونوں اور ہماری طرف سے مائرہ، حدید اور امل۔"

"تم کیوں نہیں گئی؟" اوہان جانتا تھا پھر بھی سوال کیا۔

"آپ کے ٹیسٹ کے لیے دعا بھی تو کرنی تھی۔" اسکے مسکرا کر جواب دینے پر وہ ہنس کر کپڑے اٹھا کر واشروم چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

زرش نے خاص اوہان کے لیے دعائیں کرنے کو آج کالج سے چھٹی کی تھی۔وہ تھی ہی ایسی جن سے محبت کرتی تھی پھر تمام حدیں بھلا کر اپنا تن من انکی محبت میں لگا دیتی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ مختلف گورنمنٹ یونیورسٹیز میں اپلائی کر چکا تھا۔ای-کیٹ کا رزلٹ بھی ایک ہفتے تک آجانا تھا اس نے ای-کیٹ کے علاوہ کوئی اور ٹیسٹ دینے کی زحمت نہیں کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہر میدان کی طرح اس میدان میں بھی فتح اسی کی ہونی تھی۔ جبرائیل صاحب نے اپنا کہا ثابت کیا اور کچھ ہی دنوں میں پیسوں کا انتظام کر لیا۔وہ پرچون کی دکان چلاتے تھے جو اچھی چل رہی تھی۔کچھ انکی سیونگز تھی اور وہ اپنے علاقے کے امام تھے وہاں کے لوگوں کے دلوں میں انکا خاص رتبہ تھا ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ کسی سے قرض مانگتے اور وہ انہیں انکار کر دیتا۔ایسے مشکل وقت میں جب اپنے بھی آنکھیں پھیر جاتے ہیں تب بہت سے ایسے غیر بھی ہوتے ہیں جو بغیر

www.novelsclubb.com

کسی غرض کے آپکی مدد کر دیتے ہیں۔ مستقیم جبرائیل آج کل ضرورت سے زیادہ خوش رہنے لگ گیا تھا اسکا بچپن کا خواب پورا ہونے جارہا تھا اور راستے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی۔ اپنے گھر کی تنگ دستی سے اگر کبھی وہ بیزار تھا تو اب اسکا اس پر کوئی شائبہ تک نہ تھا۔ اسکی نماز میں ختم ہوئی رغبت ایک دم سے لوٹ آئی تھی۔ اب وہ جبرائیل صاحب کے ساتھ ہی تمام نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرتا تھا۔ خدیجہ بیگم کبھی کبھار اتنی خوشی کا پسمنظر سوچتی تو ہنس دیتیں ان کی نظر میں مستقیم آج بھی چھوٹا بچہ ہی تھا جو اپنی خواہش پوری ہوتی دیکھ کر ایک دم سے خوشگوار طور پر بدل گیا تھا۔ اپنے بیٹے کی اس معصومیت پر وہ دل ہی دل میں سرشار ہو جاتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

سارہ پھوپھو، آمنہ اور احمد کچھ دن پہلے ہی تایا کے گھر گئے تھے۔ غیر متوقع طور پر اس دفعہ وہ مائرہ کی شادی تک ٹھہرنے آئی تھیں۔ انکا کہنا تھا کہ اب روز روز تو آیا نہیں جاتا اسی لیے اب وہ مائرہ کی شادی بھگتا کر ہی جائیں گی۔ زرش اس بار چاہنے کے باوجود بھی آمنہ کے ساتھ پہلے کی طرح نہیں ہو پائی تھی۔ آمنہ ان تین سالوں

میں غیر محسوس انداز میں کافی بدل چکی تھی۔وقت تو ہر انسان میں کوئی نا کوئی تبدیلی رونما کرتا ہی ہے وہ بھی تو بدلی تھی لیکن آمنہ کا بدلاؤ اسے ٹھٹکا گیا تھا۔آجکل اسکے بورڈ کے فائنل ایگزامز چل رہے تھے۔وہ اپنے کمرے میں کتاب کھولے بیٹھی آمنہ کے رویئے کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔آمنہ زرش سے چھ ماہ بڑی تھی لیکن بچپن سے ہی دونوں میں دوستی بلا کی تھی۔وہ اپنی انٹر میڈیٹ کمپلیٹ کر کے ہی پاکستان آئی تھی جبکہ احمد مڈل کے پیپر زدے کر آیا تھا۔

وہ کتاب بند کر کے دودھ پی کر لیٹتے ہوئے آمنہ کے کچھ دن پہلے کی کہی گئی باتیں سوچ رہی تھی۔اس وقت وہ ہاتھ میں چائے کے کپ تھامے چھت پر جا رہی تھی جب اسے آمنہ فون پر کسی سے باتیں کرتی نظر آئی۔زرش کو آتا دیکھ کر اس نے مسکرا کر فون بند کر دیا۔

"کس سے بات کر رہی تھی؟"اسکے ہاتھ میں چائے کا ایک کپ تھامتے ہوئے اس نے یوں ہی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے جیسیجوجی سے۔" زرش کی جانب جھک کر وہ ایک آنکھ دبا کر شرارت سے بولی تھی۔اسکی بات کو مزاق سمجھ کر زرش ہنس دی۔

"بہت بدتمیز ہو تم۔" چائے پیتے ہوئے وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی تھی۔اسکے کمپلیمنٹ پر آمنہ نے ہنستے ہوئے کندھے اچکا دیئے جیسے کہہ رہی ہو بس ایسی ہی ہوں۔

"زرش تمہیں نہیں لگتا تمہاری زندگی بہت بورنگ ہے؟ صبح کالج پھر کالج سے گھر اور گھر سارا دن کتابوں میں گھسے رہنا۔ایکسٹرا ایکٹیویٹی تمہاری لائف میں نماز اور قرآن ہی ہے بس۔ مطلب اتنی گھٹی ہوئی روٹین میں تم سانس کیسے لیتی ہو؟" آمنہ کی بات پر ایک لمحے کے لیے زرش کے مسکراتے ہونٹ سکڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آمنہ نماز اور قرآن ایکسٹرا ایکٹیویٹی نہیں ہے۔یہ تو فرائض ہیں۔اور جہاں تک بات ہے میری بورنگ لائف کی میں اسی میں خوش ہوں۔" بات کے آخر میں وہ

مسکرائی تھی۔آمنہ کو اسکا چہرہ اسکے لفظوں کا ساتھ دیتا ہوا محسوس ہوا جیسے وہ واقعی اس بورنگ زندگی سے بہت خوش ہو۔

"تم نماز کیوں نہیں پڑھتی آمنہ؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد زرش نے تھوڑا ہچکچا کر سوال کیا۔

"پڑھتی تو ہوں۔" آمنہ بے فکری سے بولی تھی۔

"صرف پھوپھو کے بہت بار کہنے کے بعد، ویسے نہیں۔پہلے تو تم کوئی نماز نہیں چھوڑتی تھی یہاں تک کہ مجھے بھی زبردستی تم نمازیں پڑھواتی تھی۔"

"یار پلیز اب تم امی کی طرح کوئی لیکچر نہ سٹارٹ کر لینا۔" بے زاری سے بولتے ہوئے وہ موبائل کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔زرش نے لب بھینچے یہ پہلے والی آمنہ تو بالکل نہیں تھی جس سے وہ ہر بات کھل کر کر لیا کرتی تھی۔وہ خاموشی سے نظریں اپنے چائے کے کپ پر جما گئی جھٹکا تو آمنہ کے اگلے جملے پر لگا۔

"زرش تم کسی کو پسند کرتی ہو؟ تمہاری لائف میں کوئی ہے؟" اسکے ہلکے پھلکے انداز میں کیا جانے والا یہ سوال زرش کو حیرت میں ڈال گیا۔

"کیا مطلب؟" زرش نے اچھنبے سے پوچھا۔اسکی بات پر وہ ہنسی تھی۔

"کم آن! زیادہ معصوم نہیں بنو۔میں بس اتنا پوچھ رہی ہوں کہ کیا تمہارا کوئی...."

آمنہ نے آخر میں فقرہ جان بوجھ کر ادھورا چھوڑا تھا۔زرش اسکے ادھورے جملے کا معنی باخوبی سمجھ گئی تھی۔اسے دھچکا لگا تھا آمنہ کی ایسی سوچ پر۔وہ دونوں تو بچپن کی ہم جولیاں تھیں آمنہ اس کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی؟

"آمنہ تم جانتی ہو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔پھر بھی تم مجھ سے ایسے سوالات کر رہی ہو۔" زرش کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی سخت ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر اب تم مجھے بتانا نہ چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔ردا نے تو مجھے پہلے ہی کہا تھا کہ تم بہت میسنی ہو۔اپنے دل کی بات کسی تک پہنچنے نہیں دیتی۔" آمنہ کی بات پر بے اختیار ہی اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ اس وقت اسے جواب دینا چاہتی تھی

لیکن بے یقینی اور افسوس اتنا تھا کہ کچھ کہہ نہ سکی۔اور آمنہ کو بھی اپنے لہجے کی سنگینی کا اندازہ ہوا تو اس سے شادی کی تیاریوں کے بارے میں پوچھنے لگ گئی۔اور زرش بجھے دل سے اسکے جواب دیتی رہی۔

وہ بیڈ پر لیٹی اتنی بڑی تبدیلی کی وجہ تلاش کر رہی تھی۔آمنہ کی باتوں سے اسکا دل چھلنی ہوا تھا۔اسے افسوس ہوا تھا جان کر کہ اسکی دوست کن راہوں پر نکل گئی ہے۔پیپر کا ذہن میں آتے ہی وہ تمام سوچیں ذہن سے جھٹک کر آنکھیں بند کر گئی۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ای-کیٹ کا رزلٹ بہت شاندار آیا تھا۔اس نے کسی انسٹیٹیوٹ سے تیاری نہیں کی تھی اگر کی ہوتی تو یقیناً ٹاپ کرتا۔کل اس نے یونیورسٹی جانا تھا رجسٹریشن کروانے۔اب بھی وہ خدیجہ بیگم کے ساتھ صحن میں چارپائی پر بیٹھا ہوا گوبھی کے پراٹھوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"رات کے دس بج گئے ہیں ابھی تک تمہارے ابو نہیں آئے..." خدیجہ بیگم کے پریشانی سے کہنے پر اس نے بھی آخری نوالہ منہ میں ڈالا اور چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آتو جانا چاہیے تھا اب تک۔ مسجد سے تو آج وہ نماز کے فوراً بعد نکل گئے تھے کہہ رہے تھے کہ کسی دوست سے ملنا ہے۔" وہ واش بیسن کے سامنے جھکا فکرمندی سے کہہ رہا تھا۔

"فون کرو انہیں کیوں نہیں آئے ابھی تک آج تو میرا دل بھی عصر کے وقت سے گھبرا رہا ہے۔ نا جانے کیوں عجیب عجیب خیالات آرہے ہیں۔ اللہ سب خیر رکھے۔" پریشانی سے کہتے ہوئے فون کی گھنٹی کی آواز پر خدیجہ بیگم برآمدے میں میز پر پڑے اپنے موبائل کی جانب بڑھیں۔ اور سکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ ابھری تو وہ کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگا گئیں۔

"اسلام علیکم!" انکے سلام کی آواز پر مستقیم بھی انکی جانب متوجہ ہوا۔

"یااللہ رحم!" مقابل کی بات سن کر وہ چیخ کر بولی تھیں اور ایک ہاتھ سید ھا دل پر گیا تھا۔ مستقیم پریشانی سے انکی جانب بڑھا اور انکے چہرے پر تیرتی نمی دیکھ کر اسے لگا کہ اسکا دل بند ہو جائے گا۔

"کیا ہوا امی سب ٹھیک تو ہے نا کس کا فون ہے؟" کسی انہونی کے خیال سے وہ بولا تو آواز میں خوف واضح تھا۔

"ٹھا۔۔!" ٹھا کی آواز سے گھر کا دروازہ کھلا تھا۔ مستقیم جبرائیل نے سرعت سے پلٹ کر دیکھا اور سامنے کا منظر اسے دنگ کر گیا۔

(جاری ہے!)

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com